ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۲۲؍جون ۲۰۰۱ء شمارہ ۲۵

یکم ربیع الثانی ۱۴۲۲ ہجری ☆ ۲۲؍احسان ۱۳۸۰ ہجری شمسی

غضب الٰہی سے بچنے کی دعا

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنتے تو یہ دعا کرتے:

"اے اللہ تو ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کرنا اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کرنا اور اس سے پہلے ہی ہمیں بچا لینا"۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا سمع الرعد)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

دَابَّۃُ الۡاَرۡض اس وقت کے علماء ہیں جو قرآن کے جھوٹے معنے کرتے ہیں اور اسلام پر جھوٹے الزام لگاتے ہیں

اس دَابَّۃُ الۡاَرۡض نے نادان دوست بن کر اسلام کو جو صدمہ اور نقصان پہنچایا ہے اس کی تلافی بہت ہی مشکل ہے

"اسلام راستی کا عصا تھا جو اپنے سہارے کھڑا تھا اور اس کے سامنے کوئی آریہ، ہندو، عیسائی دم نہ مار سکتا تھا۔ لیکن جب سے دابۃ الارض پیدا ہوئے اور انہوں نے قرآن کو چھوڑ کر موضوع روایتوں پر اپنا انحصار رکھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر طرف سے اسلام پر حملے ہونے شروع ہو گئے۔ دَابَّۃُ الۡاَرۡض کے معنے اصل میں یہ ہیں کہ ایک دیمک ہوتی ہے جس میں کوئی خیر نہیں، جو لکڑی اور مٹی وغیرہ کھا جاتی ہے۔ اس میں فنا کا مادہ ہے اور اچھی چیز کو فنا کرنا چاہتی ہے۔ اس میں آتشی مادہ ہے۔

اب اس کا مطلب یہ ہے کہ دَابَّۃُ الۡاَرۡض اِس وقت کے علماء ہیں جو جھوٹے معنے کرتے ہیں اور اسلام پر جھوٹے الزام لگاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت کو حد سے بڑھاتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ کی صفات سے متصف قرار دیتے ہیں جبکہ ان کو مُحۡیِی اور شَافِی، عالم الغیب، غیر متغیر وغیرہ مانتے ہیں۔ اور ایسا ہی اسلام پر یہ جھوٹا الزام لگاتے ہیں کہ وہ تلوار کے بدوں نہیں پھیلا۔ بھوپال کے ایک مُلّا بشیر نے مجھے دجّال کہا حالانکہ یہ لوگ خود دجّال ہیں جو مجھے کہتے ہیں کیونکہ وہ حق کو چھپاتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ غرض عصائے اسلام جس کے ساتھ اسلام کی شوکت اور رُعب تھا اور جس کے ساتھ امن اور سلامتی تھی اس دَابَّۃُ الۡاَرۡض نے گرا دیا۔ پس جیسے وہ دَابَّۃُ الۡاَرۡض تھا یہ اس سے بدتر ہیں۔ اُس سے تو صرف ملک میں فتنہ پڑا تھا مگر ان سے دین میں فساد پیدا ہوا۔ اور ایک لاکھ سے زائد لوگ مرتد ہو گئے۔ ایک وہ وقت تھا کہ اگر ایک مرتد ہو جاتا تو گویا قیامت آ جاتی تھی یا اب یہ حال ہے کہ ایک لاکھ سے زیادہ مرتد ہو گیا اور کسی کو خیال بھی نہیں۔ کئی کروڑ کتابیں اسلام کے خلاف نبی کریم ﷺ کی توہین اور ہجو میں لکھی گئی ہیں لیکن کسی کو خبر تک بھی نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اپنے عیش و عشرت میں مشغول ہیں اور دین کو ایک ایسی چیز قرار دے دیا ہے جس کا نام بھی مہذب سوسائٹی میں لیا جانا گناہ سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام پر جو اعتراض طبعی فلسفہ کے رنگ میں کئے جاتے ہیں ان کا جواب یہ لوگ نہیں دے سکتے اور کچھ بھی بتا نہیں سکتے حالانکہ اسلام پر جو اعتراض عیسائی کرتے ہیں وہ خود ان کے اپنے مذہب پر ہوتے ہیں۔ سب سے بڑا اعتراض جہاد پر کیا جاتا ہے۔ لیکن جب غور کیا جاوے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ اعتراض خود عیسائیوں کے مسلّمات پر پڑتے ہیں۔ اسلام نے جہاد کو اٹھایا اسلام پر اعتراض نہیں۔ ہاں وہ اپنے گھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی لڑائیوں کا کوئی جواب نہیں دے سکتے اور خود عیسائیوں میں جو مذہبی لڑائیاں ہوئی ہیں اور ایک فرقہ نے دوسرے فرقہ کو قتل کیا، آگ میں جلایا اور دوسری قوموں پر جو کچھ ظلم و ستم کیا جیسا کہ سپین میں ہوا اُس کا کوئی جواب ان عیسائیوں کے پاس نہیں ہے اور قیامت تک یہ اس کا جواب نہیں دے سکتے۔

یہ بات بہت درست ہے کہ اسلام اپنی ذات میں کامل، بے عیب اور پاک مذہب ہے۔ لیکن نادان دوست اچھا نہیں ہوتا۔ اس دَابَّۃُ الۡاَرۡض نے نادان دوست بن کر اسلام کو جو صدمہ اور نقصان پہنچایا ہے اس کی تلافی بہت ہی مشکل ہے۔ لیکن اب خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کا نور ظاہر ہو اور دنیا کو معلوم ہو جاوے کہ سچا اور کامل مذہب جو انسان کی نجات کا متکفل ہے وہ صرف اسلام ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد"۔ لیکن ان ناعاقبت اندیش نادان دوستوں نے خدا تعالیٰ کے اس سلسلہ کی قدر نہیں کی۔ بلکہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ یہ نور نہ چمکے۔ یہ اس کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ہے ﴿وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوۡرِہٖ وَلَوۡ کَرِہَ الۡکٰفِرُوۡنَ﴾۔(الصف:۹)"۔

(ملفوظات جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۴۸، ۱۴۹)

مختلف آیات قرآنیہ کے حوالہ سے جن میں صفت رحیم کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ اور ان آیات میں مذکور اہم مضامین اور مسائل کی پر معارف تشریحات

حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں خط لکھنے والوں کے لئے اہم تاکیدی نصائح

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۸؍جون ۲۰۰۱ء)

لندن (۸؍جون): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آج بھی

صفات الٰہیہ کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفت رحیم سے تعلق رکھنے والی آیات قرآنیہ کے حوالے سے اس موضوع کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی اور ساتھ ساتھ ان آیات کریمہ میں مذکور اہم

مضامین کی ضروری تشریحات پیش فرمائیں۔ سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ نے ان آیات کی تلاوت و ترجمہ پیش فرمایا جن میں حضرت نوح علیہ السلام کو اور ان کے ساتھی مومنوں کو طوفان کے وقت ایک کشتی کے ذریعہ نجات دینے کا اور آپ کے مخالفین کے ہلاکت کا بیان ہے اور آخر پر فرمایا ہے کہ تیرا رب ہی کامل غلبہ والا اور رحیم ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نوح علیہ السلام کا انکار کرنے والوں کو غرق کرنے سے اللہ تعالیٰ کی شان عزیز ظاہر ہوتی ہے۔ وہ بہت غلبے والا ہے لیکن وہ بار بار رحم بھی فرماتا ہے۔ چنانچہ حضرت نوحؑ کی قوم سے جو بچ گئے ان سے آگے نسلیں چلیں۔

حضور ایدہ اللہ نے ان آیات میں خاص طور پر ﴿اِنَّ رَبَّكَ﴾ کے الفاظ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ تیرا رب یعنی رسول اللہ ﷺ کا رب بہت عزت و غلبے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضور نے سورۃ الشعراء کی آیات ۲۱۵ تا ۲۲۰ کے ضمن میں فرمایا کہ آنحضرتؐ کو یہاں حکم دیا گیا ہے کہ ﴿تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ﴾ یعنی تو عزیز و رحیم خدا پر توکل کر اور ساتھ ہی فرمایا کہ اس پر توکل کر جو تجھے دیکھ رہا ہے جو سجدوں میں رسول اللہ کی بیقراری پر نظر رکھتا ہے۔ آیات کریمہ کی وضاحت میں حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث بھی پڑھ کر سنائی جس میں ذکر ہے کہ کس طرح آنحضرتؐ نے قریش کے مختلف قبائل کو نام لے لے کر انذار فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کے انذار اور توکل کا نتیجہ تھا کہ آپؐ کی زندگی میں ہی آپ کے خاندان کے اکثر لوگ نجات پا گئے اور جن کی قسمت میں ہدایت مقدر نہیں تھی وہ ہلاک ہو گئے۔

سورۃ النمل میں ملکہ سبا کے نام حضرت سلیمان علیہ السلام کے خط کا ذکر ہے جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتا ہے۔ حضور نے ان آیات کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بیان فرمودہ بعض نکات پڑھ کر سنائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم نے ۱۳۰۰ سال پہلے ایک خط کا نمونہ دیا جس میں کوئی لمبے چوڑے القابات نہیں لکھے گئے اور مختصر مگر نہایت جامع مانع کلمات اور عمدہ طرز تحریر ہے۔ اسی نمونہ پر حضرت رسول اکرم ﷺ کے خطوط ہیں۔

سورۃ الروم کی ابتدائی آیات کے تعلق میں تشریح کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ﴿غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴾ میں روم سے مراد عیسائی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کل نصاریٰ عروج پر ہیں۔ بڑی کثرت سے ہر طرف وہ پھیل گئے ہیں۔ انہوں نے غلبہ یہود پر پایا ہے جو موحّد تھے لیکن اس کے باوجود درپردہ یہودی، عیسائیوں سے وہ کام کرواتے ہیں جو خود نہیں کر سکتے۔ عیسائیوں کو ساری دنیا میں غلبہ ملا ہے اور یہود، عیسائیت کی معرفت دنیا پر غلبہ حاصل کر رہے ہیں مگر یہ غلبہ ہمیشہ نہیں رہے گا بلکہ مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ ہونے کی وجہ سے وہ خدا کے غضب کے تحت اور لوگوں کے غضب کے تحت پہلے بھی رہے ہیں اور پھر ہوں گے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ پیشگوئی بارہا ماضی میں پوری ہو چکی ہے اور اس میں شک کی کوئی وجہ نہیں کہ آئندہ بھی پوری ہو گی۔ لازماً یہود پر پھر غلبہ ملے گا لیکن خدا کے صالح بندوں کو۔ حضور نے فرمایا کہ 'صالح بندوں' کا جو ذکر ہے اس سے میں یہ استدلال کرتا ہوں کہ یہ غلبہ احمدیوں کو ملے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے اسی طرح مختلف آیات کریمہ جن میں رحیم کی صفت بیان ہوئی ہے پڑھ کر سنائیں اور ساتھ ساتھ ان کے اہم مضامین و مسائل کی وضاحت بھی فرمائی۔ اور خطبہ ثانیہ سے قبل حضور کی خدمت میں موصول ہونے والے خطوط کی بابت بعض ہدایات ارشاد فرمائیں اور تاکید فرمائی کہ لوگوں کو خطوط میں اعتدال کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ ہفتہ میں ایک دفعہ یا زیادہ سے زیادہ دو دفعہ دعا کے لئے خط لکھنا کافی ہے۔ اپنے خطوں کو سلیقہ سکھائیں۔ خط مختصر لکھا کریں اور ایک ہی دن میں کئی کئی خط نہ لکھا کریں۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں خط پڑھتے ہی دعا کرتا ہوں اور پھر تہجد کی دعا میں سب کو ذہن میں رکھ کر اجتماعی دعا بھی کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ جھگڑوں والے خطوط کو ختم کریں۔ بعض لوگ کئی کئی صفحات کے خط لکھتے ہیں حالانکہ جو درد دل کی چیخ ہے اس کی ایک سطر بھی کافی ہوتی ہے۔

ضروری اعلان

ربوہ (پاکستان) کے ماحول میں مضافاتی محلوں میں جن احباب نے پلاٹس خرید کئے ہوئے ہیں اور ان پر ابھی تک مکان تعمیر نہیں کئے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے خالی پلاٹوں کی حفاظت کے لئے ان پر باضابطہ قبضہ کی صورت پیدا کریں۔ موقعہ پر نشاندہی حاصل کر کے کم از کم چاردیواری تعمیر کریں۔ قبضہ کے بغیر آپ کا پلاٹ قطعی غیر محفوظ ہے کیونکہ یہ کالونیاں مشترکہ کھاتہ میں بنائی گئی ہیں۔ لہٰذا فوری طور پر ان پلاٹس پر قبضہ ضروری ہے۔

۲۔ جو احباب ان کالونیز میں پلاٹس خرید کرنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ سے مشورہ اور راہنمائی ضرور حاصل کر لیا کریں تاکہ بعد میں پریشانی نہ ہو۔

(صدر عمومی۔لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

تمہارے گھٹتے ہوئے ہیں سائے ہمارے بڑھتے ہوئے ہیں سائے

(کلام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

خدا کی رحمت سے مہرِ عالم اُفق کی جانب سے اٹھ رہا ہے
رگِ محبت پھڑک رہی ہے دل ایک شُعلہ بنا ہوا ہے
تمہارے گھٹتے ہوئے ہیں سائے ہمارے بڑھتے ہوئے ہیں سائے
ہماری قسمت میں یہ لکھا ہے تمہاری قسمت میں وہ لکھا ہے
اِدھر بھی دیکھو اُدھر بھی دیکھو زمیں کو دیکھو فلک کو دیکھو
تو راز کھل جائے گا یہ تم پر کہ بندہ بندہ، خدا خدا ہے
وہ شمس دنیائے معرفت جو چمک رہا تھا کبھی فلک پر
خدا کے بندوں کی غفلتوں سے وہ دلدلوں میں پھنسا ہوا ہے
کلامِ یزداں پہ آج مُلّا نے ڈھیروں کپڑے چڑھا رکھے ہیں
کبھی جو تھا زندگی کا چشمہ وہ آج جوہڑ بنا ہوا ہے
نگاہِ کافر زمیں سے نیچے، نگاہِ مومن فلک سے اُوپر
وہ قعرِ دوزخ میں جل رہا ہے یہ اپنے مولیٰ سے جا ملا ہے
تلاش اس کی عبث ہے واعظ کُجا ترا دل کُجا وہ دلبر
وہ تیرے دل سے نکل چکا ہے نگاہِ مومن میں بس رہا ہے
ہیں مجھ میں لاکھوں ہی عیب پھر بھی نگاہ دلبر پہ چڑھ گیا ہوں
جو بات سچی ہے کہہ رہا ہوں نہ کچھ خِفا ہے نہ کچھ رِیا ہے

شرک اور والدین کی نافرمانی

آنحضور ﷺ نے فرمایا:

"کیا میں تمہیں گناہوں میں سے بہت بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتاؤں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کا شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر آپ جوش میں آ کر بیٹھ گئے اور فرمایا سنو خبردار جھوٹ نہ بولنا۔ آپ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کاش حضور خاموش ہو جائیں"۔ (بخاری کتاب الاستیذان باب من اتکا بین یدی اصحابہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان بیان کردہ تینوں امور کا تعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "جھوٹ سب گناہوں کی جڑ ہے۔ شرک بھی جھوٹ کا ہی نام ہے اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا بھی ایک جھوٹ ہے۔ یہ ایک ایسی بیماری ہے جو ہر شرک کی جڑ اپنے اندر رکھتی ہے۔ ہر ناشکری کی جڑ اپنے اندر رکھتی ہے۔ پس توحید کے منافی ایک ایسا گناہ ہے جو توحید کے ہر پہلو سے اس کی حقیقت کو چاٹ جاتا ہے۔ کچھ بھی باقی نہیں رہتا اور احسان مندی، احسان کے خیال یا شکرگزاری کے جذبات کو بھی کلیۃً چٹ کر جاتا ہے۔ جھوٹے لوگ نہ اپنے ماں باپ کے ہوتے ہیں نہ خدا کے ہوتے ہیں۔

ماں باپ کا ذکر خدا کے بعد اس تعلق میں اس نسبت سے بیان فرمایا گیا ہے کہ سب سے بڑا رشتہ تخلیق کا رشتہ ہے۔ خدا چونکہ خالق ہے اس لئے سب سے زیادہ اس کا حق ہے اور خدا کے بعد چونکہ ماں باپ تخلیق کے عمل میں بنی نوع انسان میں سب سے زیادہ حصہ لیتے ہیں تمام رشتوں میں سب سے زیادہ تخلیقی عمل میں حصے لینے والے ماں باپ ہوتے ہیں اس لئے خدا کے بعد اگر کسی کا حق ہے تو ماں باپ کا ہے اور جھوٹ ان دونوں کو تلف کر دیتا ہے"۔ (خطبہ جمعہ ۲۴/مئی ۱۹۹۶ء)

اس ضمن میں یہ عبرتناک حکایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک شخص نے اپنے بوڑھے والد کو غصہ میں آ کر گھر سے دور دریا کے کنارے پھینک دیا۔ ایک عرصہ بعد جب اس کا بیٹا جوان ہوا تو وہ اسی شخص کو اٹھا کر دریا کے قریب پھینکنے کے لئے لے جا رہا تھا۔ جب کنارے پر پہنچا تو اس شخص نے کہا مجھے ذرا آگے کر کے پھینکنا کیونکہ اس جگہ تو میں نے اپنے باپ کو پھینکا تھا اور تمہارا بیٹا تمہیں اس سے آگے جا کر پھینکے گا۔

اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

سفیرِ عیسائیت اور عشاقِ رسولِ عربیؐ کی غیرت کے لئے چیلنج

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

پاکستان کے کانگرسی مُلّا کو خاتم النبیینؐ کی آسمانی یونیورسٹی سے "عُلَمَآءُ ھُمْ" کا سارٹیفکیٹ حاصل ہے۔ یہی وہ شاطر گروہ اور مکّار وعیّار طائفہ ہے جس نے سیالکوٹ کے ایک بدنام زمانہ شخص کو جواب تک بھی زندہ ہے ۸۴۔۱۹۸۳ء میں "شہید ختم نبوت" کا خطاب عطا کر کے پورے ملک میں اس کی نماز جنازہ غائب پڑھی۔

(رسالہ "لولاک" فیصل آباد ۱۲/مئی ۱۹۸۳ء۔ ۸/جون ۱۹۸۴ء صفحہ ۱۶)

یہی نہیں ملک بھر میں اس کا مرثیہ پڑھتے ہوئے دہائی دی، جلوس نکالے اور ڈھنڈورا پیٹا کہ۔

"شہید ختم نبوت" کی بُو تلاش کرو
کہاں کہاں گرا ہے لہو تلاش کرو
لہو شہید کا باد سموم لے نہ اڑے
اٹھو اُسے کُو بہ کُو تلاش کرو

(جانباز مرزا)

(رسالہ "لولاک" ۲۶/جولائی ۱۹۸۳ء)

اور پھر جماعت احمدیہ کی طرف سے "اِک حرف ناصحانہ" کی اشاعت پر بدحواسی کے عالم میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر مطالبہ کیا کہ آپ کو تختہ دار پر لٹکادیا جائے۔ حالانکہ حضورؒ ایک سال قبل انتقال فرماچکے تھے۔

(رسالہ "ختم نبوت" ۲۲/جون ۱۹۸۴ء صفحہ ۱۹)

دوسری طرف یہی لوگ نبیوں کے سردار، فخر کائنات، سرکار مدینہ، خاتم المرسلین ﷺ کو وفات یافتہ اور موسوی امت کے مسیح ابن مریم کے دوہزار برس سے بجسدہ العنصری زندہ آسمان پر تشریف فرماہونے پر یقین رکھتے ہیں اور پادریوں کی ٹیم بی کے طور پر مسیح کی خدائی کی دلیل کو اپنے اس عقیدہ سے پختہ کرنے اور دوام بخشنے میں سرگرم عمل ہیں۔ جس کے نتیجہ میں انیسویں صدی سے اب تک دنیا بھر میں لاکھوں مسلمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت سے نکل کر صلیب پرستوں کی آغوش میں جاچکے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید میں خدائے عزوجل نے کسی آیت میں یہ خبر نہیں دی کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں میں سے باقی توسب فوت ہوگئے مگر حضرت عیسیٰؑ اپنے مادی جسم کے سمیت اب تک زندہ موجود ہیں۔ پورے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کے لئے نہ زندہ کا لفظ موجود ہے، نہ آسمان کا، نہ جسم عنصری سے زندگی کا۔ حضرت مسیح ابن مریم کی ملاقات دوہزار سال میں اگر کسی وجود مقدس نے کی ہے تو وہ صرف اور صرف ہمارے نبی کریم ﷺ ہیں جنہوں نے شب معراج میں انہیں تمام وفات یافتہ نبیوں کی ارواح میں دیکھنے کی چشمدید شہادت دی اور قیامت تک کے لئے فیصلہ کردیا کہ جس طرح دوسرے نبی وفات کے بعد روح کے ساتھ زندہ ہیں بالکل یہی کیفیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے۔ آج تک کسی فرقہ کی کسی حدیث کی کتاب میں آنحضرتؐ کا کوئی ایسا فرمان قیامت تک نہیں دکھلایا جاسکتا جس میں حضور نے فرمایا ہو کہ میں نے باقی نبیوں کو روح سمیت اور حضرت عیسیٰؑ کو جسد عنصری کے ساتھ دیکھا تھا۔

اس حقیقت کے باوجود "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان" نے عیسائیوں کی تائید میں ۵۸۹ صفحات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب "مسئلہ رفع و نزول" کے نام سے شائع کی ہے جو کسی "احقرالناس" ڈسکوی کی محنت شاقہ کا ثمر ہے اور اس میں سفیرِ مسیحیت ہونے کا حق ادا کردیا گیا ہے۔

پاکستان کے پادری ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء میں ان کانگرسی اور احراری مولویوں کے دوش بدوش تحریک احمدیت کے خلاف برسرپیکار رہے ہیں۔ یہی نہیں گوجرانوالہ کے پادری کے ایل ناصر نے اپنی کتاب "حقیقتِ مرزا" کا انتساب مولوی ثناءاللہ امرتسری اور ابراہیم سیالکوٹی اور پروفیسر الیاس برنی کے نام کیا ہے اور نہایت درجہ ممنونیت اور شکر گزاری کے جذبات سے لبریز ہو کر ان محسن علماء کو خراج تحسین ادا کیا ہے اور شروع کتاب میں لکھا ہے کہ:

انہوں نے "مرزائیت کی حقیقت کو بے نقاب کرکے ہندو پاکستان میں مسیحیوں ...... کی ناقابل فراموش خدمات سرانجام دی ہیں"۔

☆......☆......☆......☆

فضیلت کے تخت شاہی پر حضرت عیسیٰؑ کو بٹھانے کی سازش

سفیر عیسائیت "احقرالناس" آف ڈسکہ نے اپنی کتاب میں عیسائیوں کے علم کلام کو زبردست تقویت پہنچانے کے لئے سب سے خوفناک ہتھکنڈہ یہ استعمال کیا ہے کہ پادریوں کے ایجنٹ کی حیثیت سے واضح لفظوں میں یہ منادی کی ہے کہ:

"ذات مسیح کا معاملہ سنت اللہ اور عام قانون قدرت کے تحت نہیں بلکہ وہ ﴿لِنَجْعَلَهٗ آيَةً﴾ کے تحت مُدرت و انفرادیت کا ایک نمایاں فرد ہے۔ اس کے کوائف (ولادت، جوانی، دور رسالت، معجزات، حیات طیبہ) تمام کے تمام عام قانون قدرت کے تحت کسی بھی عموم واطلاق سے وابستہ نہیں ہوسکتے بلکہ وہ سب قدرت الٰہی اور اعجاز کے خاص الخاص نمونہ ہیں"۔ (حصہ دوم صفحہ ۱۱۲)

یوں آنحضرت ﷺ کے مقابل حضرت عیسیٰؑ کی ابنیت والوہیت کا پلیٹ فارم قائم کرنے کے بعد جب مسلمانوں کو مرتد کرنے کی راہ ہموار ہوگئی تو اس شخص نے حضرت عیسیٰ کے لئے لغتِ عربی کو ہی بدل ڈالا۔ چنانچہ اس نے مسیح کے "آیت اللہ" ہونے کے باعث جہاں حضرت عیسیٰ سے متعلق نزول کے معنے آسمان سے اترنے اور توفی کے معنے آسمان پر بجسم عنصری زندہ ہونے کے لئے وہاں اس قرآن مجید نے اپنی معجزانہ شان کے ساتھ ان دونوں لفظوں کو محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے استعمال کرکے اس کی خود تفسیر فرمادی۔ تو ان کا ترجمہ بالترتیب والدہ کے بطن سے پیدا ہونا اور وفات پاجانا کردیا۔ (دیکھئے کتاب مذکور صفحہ ۲۷۱، ۳۸۲، ۱۱۴)

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے

☆...... مکر کا لفظ آنحضرتؐ کے لئے قرآن نے استعمال فرمایا تو اس کا مطلب اُس کے نزدیک زمین کے غار ثور میں پناہ ہے مگر حضرت عیسیٰ کے باب میں یہی لفظ قرآن میں استعمال ہو تو آسمان پر اٹھائے جانے کے ہیں۔ (صفحہ ۱۷۳)

☆......اسی طرح آیت ﴿وَمَاجَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ﴾ (الانبیاء:۳۵) کی رو سے اسے یہ تو تسلیم ہے کہ اس سنت اللہ کے مطابق حضرت خاتم النبیین ﷺ وفات پاگئے مگر پادریوں کی ہم آہنگی میں اس کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح سنت اللہ کے تحت نہیں بلکہ اس سے آزاد ہیں اور ابھی تک زندہ ہیں کیونکہ وہ "آیت اللہ" ہیں۔

(صفحہ ۹۴ حصہ دوم)

علیٰ ھذا القیاس آیت ﴿مِنكُم مَن يُرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ﴾ (الحج:۶) کے مطابق آنحضرت ﷺ بڑھاپے کی عمر تک پہنچے اور پھر داعی اجل کو لبیک کہا مگر مسیح چونکہ آیت اللہ ہیں اس لئے "سنت اللہ" کے تابع نہیں۔ (صفحہ ۱۰۴ حصہ دوم)

آنحضرت ﷺ آیت ﴿ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً﴾ (الروم:۵۵) کے مصداق تھے مگر "اللہ تعالیٰ نے ان کو (یعنی مسیح کو۔ ناقل) عام قانون قدرت اور سنت اللہ سے الگ رکھا ہے"۔

(صفحہ ۱۱۴ حصہ دوم)

ہمہ عیسائیاں را ازمقالِ خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستانِ میّت را

☆......☆......☆......☆

عشق رسول کے دعویدار کہاں ہیں؟

عشق رسول اور غیرت رسول ﷺ (فداہ ابی و امی روحی و جنانی) کے دعویدار کہاں ہیں۔ وہ کیوں ڈسکہ کے اس رُشدی کے منہ میں لگام نہیں دیتے جو "آیت اللہ" کے الفاظ ربانی کی آڑ میں عیسائیوں سے ہم آغوش ہوتا اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بجائے فضیلت کے ارفع ترین تخت شاہی پر حضرت عیسیٰؑ کو بٹھانے کی سازش میں سرگرم ہے۔

ہر عاشق مصطفیٰ پر واضح ہونا چاہئے کہ رب العالمین کا اپنے پاک کلام میں یہ فیصلہ اور ازلی ابدی قانون موجود ہے کہ ﴿لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا﴾ (احزاب:۶۲۔فاطر:۴۴) کہ سنت اللہ کبھی نہیں بدلتی اور ہرگز نہیں بدلتی۔ علاوہ ازیں یہ کہ قرآن مجید نے صرف حضرت عیسیٰ ہی کو نہیں ارض وسماء اور سبھی جانداروں تک کو آیت قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:

﴿وَمِنْ آيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَابَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ﴾ (الشوریٰ:۳۰)

یعنی اس کے نشانات میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے اور جو اس نے ان دونوں میں چلنے پھرنے والے جاندار پھیلادئے۔

☆......☆......☆......☆

"آیت اللہ" کی حیثیت سے حضرت محمد مصطفیٰؐ کی بے مثال شان خاتمیت

قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے تو فقط یہ کہا گیا ہے کہ ﴿لِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا﴾ (مریم:۲۲) یعنی ہم اس کو لوگوں کے لئے رحمت کا نشان بنائیں گے۔ مگر ہمارے نبی، نبیوں کے سردار، محمد عربی ﷺ کو حضور کی شانِ خاتمیت کے باعث ﴿رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ﴾ کا تاج عطا ہوا۔ اسی لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال

آنحضورؐ کے نفس پاک پر روحانیت کا ہر اعلیٰ سے اعلیٰ کمال پوری شان کے ساتھ ختم ہوگیا۔ پس "آیت اللہ" کے کمال میں بھی ہمارے مقدس آقاؐ، حضرت عیسیٰ ہی نہیں سب نبیوں کے مقابل پر اپنے نقطہ معراج تک پہنچے اور آپؐ کو دکھایا گیا کہ جہاں تمام نبیوں کا مقام ختم ہوگیا وہیں سے آپ کے مقام محمدیت کا آغاز ہوا ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ کے "احقرالغلمان" حضرت بانی سلسلہ احمدیہ عرفان وبصیرت کے بلند مینار پر کھڑے ہو کر یہ پرشوکت منادی کررہے ہیں:

صدرِ بزمِ آسمان و حجۃُ اللہ بر زمیں
ذاتِ خالق را نشانے بس بزرگ و استوار
صدہزاراں یوسفے بینم دریں چاہِ ذقن
واں مسیحِ ناصری شد از دمِ او بے شمار

(آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

یعنی آنحضرت ﷺ بزم آسمان کے صدر اور زمین پر اللہ کی حجت ہیں۔ نیز ذات باری تعالیٰ کے عظیم نشان ہیں۔ مَیں آنحضورؐ کے چاہِ ذقن

میں لاکھوں یوسف دیکھتا ہوں اور حضور علیہ السلام کے مبارک دم سے بے شمار مسیح ناصری پیدا ہوئے۔

اسی طرح اپنی ۱۹۰۸ء کی روح پرور تصنیف "چشمۂ معرفت" صفحہ ۲۹۸-۲۹۹ طبع اول میں نہایت پر کیف انداز میں عیسائی دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"کوئی ڈاکو کسی کو ایسا نقصان نہیں پہنچا سکتا جیسا کہ اس کفارہ نے ان کو پہنچایا ہے۔ اُس پوشیدہ طاقت سے وہ لوگ بالکل بے خبر ہیں جس کے قبضۂ قدرت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ اگر چاہے تو ایک دم میں ہزار مسیح ابن مریم بلکہ اس سے بہتر پیدا کر دے۔ چنانچہ اُس نے ہمارے نبی ﷺ کو پیدا کر کے ایسا ہی کیا"۔

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا
رسول حق کو مٹی میں سلایا
مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا
یہ توہین کر کے پھل ویسا ہی پایا
اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا
خدا نے پھر تمہیں اب ہے بلایا
کہ سوچو عزتِ خیر البرایا
ہمیں یہ راہ خدا نے خود دکھا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

کفالت یتامی کی مبارک تحریک

جو دوست یتامی کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامٰی دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم "امانت یکصد یتامٰی" صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ ۵۰۰ روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ ۱۲۰۰ یتامٰی کمیٹی کے زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامٰی
دارالضیافت ربوہ)

Money Matters

Mortgages, Remortgages
Secured-unsecured Loans
Homeowner Loans,
Tenent Loans,Personal Loans,
Credit Cards,
Current-Savings accounts,
Business Finance
FEEL FREE TO CCONTACT
Mr.Khalid Mahmood
Tel:020 8649 9681 Fax:020 8686 2290
Mobile: 07931 306576
Your home is at risk if you do not keep up repayments on mortgage or any other loan secured on it

تحریک جدید

حیرت انگیز ترقی کے دلچسپ اور ایمان افروز اعداد و شمار

(ڈاکٹر طارق انور باجوہ۔لندن)

قدیم سے الٰہی جماعتوں کے ساتھ یہی ہوتا آیا ہے کہ ان کے آغاز ہی سے ان کی شدید ترین مخالفت کی جاتی ہے۔ ایک طرف یہ جماعت بظاہر بے یار و مددگار نظر آتی ہے اور دوسری طرف مخالفین ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اس کو مٹانے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ چونکہ یہ میری جماعت ہے اس لئے اس کو قائم رکھنے اور اس کو پھولنے اور پھلنے کے لئے سامان پیدا کرنے والا میں ہوں۔

جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک ہے جو اس جماعت کے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کے بیّن ثبوت کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس کی مخالفت کے کئی دور گزر چکے ہیں اور اس سلسلہ میں ۱۹۳۴ء میں مخالفت کا ایک شدید دور تھا اور اس لحاظ سے اسے تاریخی اہمیت کا حامل قرار دیا جا سکتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں جماعت کو ترقی کا ایک ایسا آغاز نصیب ہوا جو ہر لحہ ایک نئی شان کے ساتھ اپنے جلوے دکھاتا نظر آتا ہے۔

۱۹۳۴ء کے مشکل وقت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ ہمیں مٹانا چاہتے ہیں لیکن میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ایسا ہرگز کبھی نہیں ہوگا۔ لیکن آؤ ہم ان فتنہ زا حالات میں خدا تعالیٰ کے حضور ایک نئی قربانی پیش کر کے اس کے ایک نئے فضل کو حاصل کریں۔ چنانچہ حضور نے ایک نئی سکیم "تحریک جدید" کے نام سے جماعت کے سامنے رکھی اور جماعت سے ۲۷ ہزار روپے کا مطالبہ کیا اور فرمایا کہ ہم اس رقم سے دوسرے ممالک میں اپنے مبلغین بھجوائیں گے جہاں تک ان مخالفین کے ہاتھ بھی نہ پہنچ سکیں گے۔ جماعت نے اپنی شاندار روایات کے مطابق اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ۲۷ ہزار کی بجائے ۳۷ ہزار نقد اور مزید نوے ہزار کے وعدے حضورؓ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔

حیرت انگیز ترقی

آج اس تحریک کو شروع ہوئے ۶۶ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس عرصہ میں ایک طرف تو جماعت کی اس تحریک میں قربانیوں کا شمار ابتدا میں پیش کردہ سوا لاکھ سے بڑھ کر کروڑوں تک پہنچ گیا ہے اور مسلسل بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اور دوسری طرف اس کے بابرکت نتائج، شیریں ثمرات کی صورت میں حیرت انگیز اور ایمان افروز اعداد و شمار میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

جب تحریک جدید شروع ہوئی تو ہندوستان سے باہر صرف گنتی کے چند ملکوں میں ہماری جماعت قائم تھی۔ دنیا بھر میں احمدیہ مساجد کی کل تعداد شاید ایک ہزار ہوگی۔ یورپ میں صرف مسجد فضل لندن تھی جبکہ کینیڈا، امریکہ اور جنوبی امریکہ میں ایک بھی مسجد نہ تھی۔ اسی طرح کسی ملک میں کوئی اپنا پرنٹنگ پریس بھی نہ تھا۔

آج وکالت تبشیر لندن سے حاصل کئے گئے اعداد و شمار کے مطابق یکم اپریل ۲۰۰۱ء تک پاکستان کے علاوہ:

☆......دنیا کے ۱۷۰ ممالک میں جماعت کا نفوذ ہو چکا ہے اور پاکستان کے علاوہ صرف ۱۹۸۴ء سے لے کر اب تک دنیا کے مختلف ممالک میں ۲۱۸۱۹ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ اور نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

☆......جماعت احمدیہ ۵۲ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ دنیا کے سامنے پیش کر چکی ہے۔

☆......دنیا کے ۶۷ ممالک میں ۱۶۳۲ مبلغین و معلمین تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

☆......ہندو پاک سے باہر کے ممالک میں مساجد کی تعداد بڑھ کر ۱۹۸۲ء تک ۲۴۳ تک پہنچ گئی تھی جس میں ہجرت کے ۱۶ سالوں میں ۹۵۵۱ مساجد کا مزید اضافہ ہوا ہے اور یہ تعداد ۹۷۹۴ تک پہنچ گئی ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ان میں سے ۸۲۱۰ مساجد گاؤں کے گاؤں احمدی ہونے کی وجہ سے بنی بنائی عطا ہوئی ہیں جبکہ باقی خود تعمیر کی گئی ہیں۔

☆......دنیا کے ۸۴ ممالک میں مشن ہاؤسز کی کل تعداد ۴۷۰ ہو چکی ہے۔

☆......۱۱ افریقن ممالک میں ۳۱ احمدیہ ہسپتال کام کر رہے ہیں۔

☆......۸ افریقی ممالک میں ۳۷۳ سکولز کام کر رہے ہیں جن میں ہائر سیکنڈری سکولز، جونیئر سیکنڈری سکولز، پرائمری سکولز اور نرسری سکولز شامل ہیں۔

☆......مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل دنیا بھر میں متعدد زبانوں پر مبنی ۲۴ گھنٹے کی نشریات پیش کرتا ہے اور ہمہ وقت تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک پہنچانے میں مصروف ہے۔

چالیس ہزار سے چالیس ملین تک

۱۹۹۰-۹۱ء میں دنیا بھر میں ۴۳۹۱۶ افراد نے بیعت کی تھی اور ۱۹۹۲-۹۳ء میں پہلی عالمی بیعت کے موقع پر ۲،۰۴،۳۰۸ افراد نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تھی جو ۱۹۹۹-۲۰۰۰ء میں ۴،۱۳،۰۸،۳۷۶ تک پہنچ گئی۔ اس طرح گزشتہ دس سالوں میں سالانہ بیعتوں کی تعداد ۴۰ ملین سالانہ سے تجاوز کر گئی۔ بیعتوں کی اس ترقی کی رفتار کا اندازہ درج ذیل چارٹ سے لگایا جا سکتا ہے:

	سال	بیعت کنندگان
	۹۰-۹۱ء	۴۳،۹۱۶
	۹۱-۹۲ء	۵۰،۷۴۶
پہلی عالمی بیعت	۹۲-۹۳ء	۲،۰۴،۳۰۸
دوسری	۹۳-۹۴ء	۴،۱۸،۲۰۶
تیسری	۹۴-۹۵ء	۸،۴۵،۲۹۴
چوتھی	۹۵-۹۶ء	۱۶،۰۲،۷۲۱
پانچویں	۹۶-۹۷ء	۳۰،۰۴،۵۸۴
چھٹی	۹۷-۹۸ء	۵۰،۰۴،۵۹۱
ساتویں	۹۸-۹۹ء	۱،۰۸،۲۰،۲۲۶
آٹھویں	۹۹-۰۰ء	۴،۱۳،۰۸،۳۷۶

جس بابرکت تحریک کے ذریعہ اس قدر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل جماعت پر کئے یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی سچا احمدی اس تحریک میں حصہ لینے سے پیچھے رہ جائے۔ خدا تعالیٰ کے شکر کے اظہار کی ایک یہ بھی تو صورت ہے کہ اور زیادہ اس کی راہ میں قدم بڑھاتے ہوئے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی پیش کرتے ہوئے اس تحریک سے وابستہ برکات کو حاصل کرنے کی سعی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں
پارکنگ، پٹرول اور وقت بچایئے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔
"کینیڈا اور امریکہ کی بکنگ بھی جاری ہے"
رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

KMAS Travel Darmstadt . Germany
Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394
Mobile: 0170-5534658

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی آیات کے حوالہ سے صفاتِ الٰہیہ کے مضمون کے بیان سے آپ کو قرآن کریم کے کئی معارف معلوم ہوتے چلے جائیں گے

مختلف آیات قرآنیہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت رحیم کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ

(حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں موصول ہونے والی ڈاک کے تعلق میں دو اہم نصائح)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۸ر مئی ۲۰۰۱ء بمطابق ۱۸ر ہجرت ۱۳۸۰ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله—

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم— بسم الله الرحمٰن الرحيم —

الحمدلله رب العٰلمين — الرحمٰن الرحيم — مٰلك يوم الدين — إياك نعبد و إياك نستعين —

اهدنا الصراط المستقيم — صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين—

﴿ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا. وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكَافِرِيْنَ . ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ .وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (سورۃ التوبہ آیات ۲۶۔۲۷)

صفاتِ باری تعالیٰ کا جو مضمون مَیں نے شروع کر رکھا ہے یہ تو ایک ناپید اکنار سمندر ہے اور صفات کے ادلنے بدلنے کے ساتھ ساتھ، کن صفات کو پہلے لایا جاتا ہے پھر کن کو بعد میں لایا جاتا ہے یہ ایک بہت گہرا مضمون ہے جو ختم ہونے کا نام نہیں لے گا۔ یعنی ہم ختم کرنا نہ بھی چاہیں گے انشاء اللہ لیکن یہ مضمون ختم کرنے کی انسان میں استطاعت نہیں ہے۔ لیکن یہ مجھے خوشی ہے کہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ خلیفہ کا اصل کام تو قرآن سکھانا ہے اور قرآن کا درس دینا ہے۔ پیچھے مجھے بیماری کی وجہ سے درس دینے کی توفیق نہیں ملی تھی اب اس مضمون کے ساتھ ساتھ مجھے کچھ نہ کچھ درس کی بھی توفیق عطا ہوتی جارہی ہے۔ ایک قسم کا جسے کہتے ہیں Mini درس ہے لیکن اس کے حوالہ سے آپ کو قرآن کریم کے بہت سے مضامین اور بہت سے مسائل معلوم ہوتے چلے جائیں گے۔

اس آیت کریمہ میں جو مَیں نے ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے، پھر اس نے رسول اور مومنین کے دلوں میں سکینت اتاری ﴿وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا﴾ اور تمہارے لئے ایسے لشکر اتارے جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے۔ ﴿وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ اور کافروں کو عذاب دیا۔ یہاں جو رسول کے اوپر لشکر اتارے جاتے ہیں یا جن کے رعب سے دشمنوں پر ہیبت طاری ہوتی ہے وہ مومنوں کو دکھائی نہیں دیتے لیکن ان کا اثر دکھائی دے دیتا ہے۔ کوئی چیز اپنے اثر سے پہچانی جاتی ہے ورنہ کہا جاسکتا تھا کہ یونہی ایک دعویٰ کر دیا گیا ہے حالانکہ جتنے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غیروں کے ساتھ غزوات ہوئے ہیں ان میں یہ چیز نمایاں تھی کہ غیر بے حد مرعوب ہو گیا تھا۔ کیوں ہوا تھا کسی کو کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا مگر مرعوب ہونا دکھائی دے رہا تھا تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن کریم کا کلام اپنی بات پر کتنا حاوی ہے کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہیں مل سکتا کہ یونہی گپ ماردی گئی ہے، کہہ دیا گیا ہے کہ لشکر اتارے، دکھائی نہیں دیتے۔ کس کو دکھائی دے سکتے تھے، کیونکہ فرشتوں کے لشکر تو لاتعداد ہیں اور دکھائی دے سکتے ہی نہیں بلکہ اثر دکھائی دیتا ہے اور خدا تعالیٰ دکھائی نہیں دیتا۔ اس نے جو کائنات پیدا کی، جو اثرات رکھے وہ دکھائی دیتے ہیں۔ تو جو دیکھتا ہے اس کو دیکھ کر وہ جو نہیں دکھائی دیا تھا وہ اس پر یقین ہو جانا چاہئے۔ پس اس پہلو سے قرآن کریم یہ فرما رہا ہے کہ وہ لشکر تھا اور اس کے نتیجہ میں ایک اور بات تم دیکھ رہے تھے کہ دشمن جو کفر کرنے والے تھے ان پر عذاب نازل ہو رہا تھا۔ تمہارے ہاتھوں بھی مارے جارہے تھے اور ان لشکروں کے رعب سے بھی مارے جارہے تھے۔

﴿ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكَافِرِيْنَ﴾ اور کافروں کی یہی جزا ہوا کرتی ہے۔ ﴿ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ﴾ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتے ہوئے اس پر جھکا جس کو اس نے پسند فرمایا کہ یہ اس لائق ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

پھر ایک اور جگہ قرآن کریم ان لوگوں کو مجبور سمجھتا ہے جو کسی بیماری کی وجہ سے کسی غزوہ میں شریک نہیں ہو سکے یا بیماری کی وجہ سے ویسے سریّوں پر نہ جاسکے۔ فرماتا ہے کہ نہ کمزوروں پر حرج ہے، نہ مریضوں پر اور نہ ان لوگوں پر جو اپنے پاس خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں جو دور کے سفر درپیش ہوتے تھے ان میں کچھ مال بھی خرچ کرنا پڑتا تھا کیونکہ بعض سفر ایسے تھے کہ سواری کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ تو ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا لیکن جب تو نے وہ قبول نہ کیا تو اس حال میں لوٹے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ اب یہ شان صحابہ کی شان کے سوا اور کسے نصیب ہو سکتی ہے۔ جان دینے گئے، جان نہ لی گئی اور اس پر روتے ہوئے واپس چلے گئے۔ تو یہ وہ خاص صحابہ کی شان ہے جو دنیا میں کبھی کسی رسول کے صحابہ کو نصیب نہیں ہوئی۔

﴿لَايَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾۔ مگر شرط یہ ہے کہ ان کا دین اللہ اور رسول کے لئے خالص ہو، ان کی نیتیں ٹھیک ہوں۔ ﴿مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ﴾ جو احسان کرنے والے ہیں ان کے خلاف تم کوئی راہ نہیں پاؤ گے ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ (سورۃ التوبہ آیت ۹۱)

پھر اعراب کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَاللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ. اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ . سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ . اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبة :۹۹) اعراب کے متعلق جیسا کہ بعض دوسری آیات سے پتہ چلتا ہے بار بار ذکر آیا ہے کہ ان میں منافقین بہت تھے مگر قرآن کریم بہت انصاف سے کام لیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اعراب میں بھی ایسے لوگ ہیں جن میں کوئی نفاق نہیں ہے۔ وہ تہ دل سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں اور ﴿وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَاللّٰهِ﴾ اور خرچ کرتا ہے، یعنی وہ اعرابی لوگ اللہ کے رستہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کے لئے ﴿وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ﴾ اور رسول کی طرف سے سلام حاصل کرنے کے لئے ﴿اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ﴾ خبردار، سنو! یقیناً ان کی یہ قربانیاں ان کے لئے قربت کا نشان ہوں گی، قربت کی وجہ بنیں گی۔ ﴿ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ﴾ اللہ ضرور ان کو اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا ﴿اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ کہ اللہ تو بہت زیادہ بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

پھر ایک اور سورۃ التوبہ کی آیت ہے نمبر ۱۰۴، اس میں فرمایا ﴿اَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ﴾۔ کیا انہوں نے معلوم نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے سچی توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔ ﴿عَنْ عِبَادِہٖ﴾ میں یہ بات ظاہر ہو گئی کہ جو شیطان کے بندے ہوتے ہیں وہ جھوٹے منہ سے توبہ کریں بھی تو توبہ قبول نہیں ہوتی۔ ﴿عَنْ عِبَادِہٖ﴾ اپنے بندوں سے تو وہ توبہ ضرور قبول کرتا ہے ﴿وَیَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ﴾ اور صدقات لے لیتا ہے۔ ﴿وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ﴾ اور یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ صدقات جو اللہ تعالیٰ لیتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کو تو نہیں ملتے، یہ تو اللہ کے بندوں کو ملتے ہیں اور اللہ کے بندوں کو جو اللہ کی خاطر صدقات دئے جائیں وہ اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتا ہے۔ جو اپنے نفس کی خاطر، اپنے نفس کی بڑائی کی خاطر یا کسی اور وجہ سے صدقات دئے جائیں وہ ضائع چلے جاتے ہیں۔ نہ اللہ کو ملتے ہیں نہ اس کے کسی شریک کو۔ مگر جو خدا کی خاطر صدقے دئے جاتے ہیں وہی دنیا میں غریبوں کو ہی ملتے ہیں اور اللہ کو براہ راست آپ کچھ بھی عطا نہیں کر سکتے کیونکہ وہ غَنِیٌّ کَرِیْم ہے، ہر چیز سے بہت مستغنی ہے اور اس کو کسی انسانی مال و دولت کی ضرورت نہیں۔

پھر فرمایا سورۃ التوبہ آیت ۱۰۱، ۱۰۲ میں ﴿وَمِمَّنْ حَوْلَکُمْ مِنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ﴾ اور جو تمہارے ماحول میں اعرابیوں میں سے منافقین ہیں ﴿وَمِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ﴾ اور مدینہ والوں میں سے بھی، صرف یہ نہیں، منافق اعرابیوں میں بھی ملتے ہیں یعنی بدوؤں میں بلکہ مدینہ میں بھی کثرت سے منافقین ہیں جو دن رات رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچایا کرتے تھے اور خاص طور پر یہودی ان میں سب سے پیش پیش تھے۔ فرمایا ﴿مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ﴾ وہ نفاق پر جم چکے ہیں۔ ﴿مَرَدُوْا﴾ کا یہ مطلب ہے۔ تُو انہیں نہیں جانتا ہم انہیں جانتے ہیں۔ ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے۔ پھر وہ عذاب عظیم کی طرف لوٹادئے جائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ ان کو دو دفعہ کیسے عذاب دیا گیا۔ ایک دفعہ تو یہ عذاب دیا گیا کہ انہوں نے جب مدینہ پر حملہ کیا تھا تو مسلمانوں کے ہاتھوں انہیں ہمیشہ زک پہنچی اور کبھی بھی ان کو توفیق نہ ملی کہ مسلمانوں پر کامیاب حملے کر سکیں۔ ہر حملہ کے نتیجہ میں ان کو زک پہنچی اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو وہ آندھی چلائی گئی جو غیر معمولی آندھی تھی اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی اسی دنیا میں ان کو دوسرا عذاب ملا۔ اسی طرح یہود جو مدینہ سے نکالے گئے ان کو ایک عذاب یہ ملا اور پھر جب شرارتیں انہوں نے جاری رکھیں تو ان کے اس وطن میں جہاں انہوں نے پناہ لی تھی وہاں مسلمانوں کو فتح عظیم عطا فرمائی اور ان کو پھر دوہری سزا ملی۔ تو یہ دو عذاب تو دنیا کے تھے اور ایک آخرت کا عذاب جو بہت بڑا ہوگا وہ اس کے علاوہ ہے۔

لیکن اس کے باوجود کچھ دوسرے ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا، اب ان سب لوگوں میں سے جنہوں نے شرارتیں بھی کیں، کفر کئے، بہت بار بار ظلم کئے۔ پھر کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا۔ انہوں نے اچھے اعمال اور دوسرے بد اعمال ملا جلا دئے، کچھ اچھے اعمال تھے کچھ برے اعمال تھے دونوں ان سے سرزد ہوئے۔ بعید نہیں کہ اللہ ان پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکے۔ اب بعید نہیں سے مراد یہ ہے کہ ان کی سب کی توبہ ضرور قبول نہیں ہوگی۔ اللہ ان کے دلوں کو دیکھے گا اور ان کے حالات کو دیکھے گا۔ اگر وہ اس لائق ہوئے کہ ان کی توبہ قبول کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمالے گا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت امام بخاری اپنی کتاب صحیح بخاری میں سورۃ التوبہ کی اس آیت کریمہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ آج رات دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے جگایا۔ ہم ایک شہر میں پہنچے جو سونے کی اور چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ وہاں ہمیں بعض ایسے لوگ ملے جن کے بدن کا ایک حصہ تو نہایت خوبصورت تھا اور ایک حصہ نہایت بدصورت۔ یعنی ﴿خَلَطُوْا اَعْمَالَھُمْ﴾ انہوں نے اپنے اعمال ملا جلا دئے تھے۔ فرشتوں نے ان سے کہا کہ فلاں نہر میں داخل ہو جاؤ۔ وہ اس میں داخل ہوگئے اور پھر جب واپس ہمارے پاس آئے تو اُن کی بدصورتی دُور ہو چکی تھی۔ اب یہ نہر استغفار اور توبہ کی نہر ہے۔ ان کو فرشتوں نے حکم دیا کہ تم توبہ اور استغفار کے پانی سے نہاؤ اور یہ ایسا غسل ہے جس کے نتیجہ میں تمہاری برائیاں اور بدصورتیاں دور ہو جائیں گی۔ فرمایا وہ بہت خوبصورت ہو چکے تھے۔ فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ یہ جنتِ عدن ہے۔ ان لوگوں کی جنت کو جنت عدن نہیں کہا گیا جس کی توبہ قبول ہوئی تھی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جس جنت میں اللہ تعالیٰ نے رکھنا تھا، جس کی خوشخبری دی گئی تھی اس کے متعلق فرمایا۔ چنانچہ اس کے ساتھ ہی فرمایا اور یہیں آپ کا گھر ہے۔

ترجمہ کرنے والے جب خدا رسول اللہ ﷺ سے مخاطب ہوتا ہے تو وہاں آپ کا لفظ استعمال کر لیتے ہیں یہ مناسب نہیں ہے۔ یہ خدا کی شان ہے۔ وہ یہ کہتا ہے اور یہیں تیرا گھر ہے اے محمد! اور یہ بہت زیادہ پیار کا اظہار ہے بہ نسبت آپ کہنا۔ اور وہ لوگ جن کا آدھا بدن خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا، وہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے اچھے اعمال اور بُرے اعمال کو باہم ملا جلا دیا تھا تاہم اللہ تعالیٰ نے اُن سے صرفِ نظر فرمایا۔

سورۃ التوبہ ہی کی ۱۱۷ آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَالْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ فِیْ سَاعَۃِ الْعُسْرَۃِ مِنْ بَعْدِ مَا کَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُ فَرِیْقٍ مِّنْھُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَیْھِمْ اِنَّہٗ بِھِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾۔ اب یہ وہ آیت ہے جہاں ﴿غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ کی بجائے ﴿رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ فرمایا گیا ہے۔ اور اس میں بھی حکمت ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے یقیناً اللہ نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا جنہوں نے تنگی کے وقت اس کی پیروی کی تھی۔ پس جنہوں نے تنگی کے وقت محمد رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا اور پیروی کی ان کے لئے ﴿غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ نہیں فرمایا ﴿رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ فرمایا۔ ان سے تو اللہ تعالیٰ بہت پیار کرتا ہے، بہت ہی رأفت کا سلوک فرمائے گا۔

﴿مَا کَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُ فَرِیْقٍ مِّنْھُمْ﴾ عسرۃ کا انہوں نے قبول کیا باوجود اس کے کہ ان میں سے بعض لوگوں کے دل ٹیڑھے ہونے پر تیار بیٹھے تھے۔ بہت سخت ابتلاء تھا اور خطرہ تھا کہ بعض لوگ اس ابتلاء کا شکار ہو جائیں گے اس کے باوجود ﴿ثُمَّ تَابَ عَلَیْھِمْ﴾ پھر بھی اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرتے ہوئے ان کے استغفار کو قبول فرمالیا۔ توبہ کرتے ہوئے ان پر جھکا ﴿اِنَّہٗ بِھِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ وہ ایسے لوگوں پر جنہوں نے سختیوں میں آنحضرت ﷺ کا ساتھ دیا تھا بہت ہی رأفت فرمانے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ایک اور آیت سورۃ توبہ آیت ۱۱۸ ہے ﴿وَعَلَی الثَّلٰثَۃِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰۤی اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْھِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَیْھِمْ اَنْفُسُھُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّاۤ اِلَیْہِ۔ ثُمَّ تَابَ عَلَیْھِمْ لِیَتُوْبُوْا۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ﴾۔ اور ان تینوں پر بھی اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا جو ایک غزوہ میں پیچھے رہ گئے تھے، جو پیچھے چھوڑ دئے گئے تھے۔ ﴿خُلِّفُوْا﴾ کا مطلب ہے پیچھے چھوڑ دئے گئے تھے۔ یہاں تک کہ جب زمین ان پر باوجود فراخی کے تنگ ہوگئی اور ان کی جانیں تنگی محسوس کرنے لگیں اور انہوں نے گمان کیا کہ اللہ سے کوئی پناہ کی جگہ نہیں مگر پھر اسی کی طرف۔ وہ ان پر قبولیت کی طرف مائل ہوتے ہوئے جھک گیا تاکہ وہ توبہ کر سکیں۔ یقیناً اللہ ہی بار بار توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اس واقعہ کی تفصیل جو سورۃ التوبہ میں یہ اشارہ ملتا ہے وہ تین لوگ کون تھے، کیا واقعہ ہوا تھا۔ اس کی تفصیل میں حضرت امام بخاری ایک حدیث درج کرتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے کعب بن مالکؓ سے "وَعَلَی الثَّلٰثَۃِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا" والے واقعہ کے بارہ میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میری توبہ کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ مَیں اپنا سارا مال اللہ اور اُس کے رسول کی خاطر صدقہ کر دوں۔ یعنی توبہ کی شرائط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے نہیں رکھی تھیں، انہوں نے اپنے اوپر یہ شرائط فرض کر لی تھیں اور عرض کیا تھا کہ میں نے اپنے اوپر توبہ کرتے ہوئے یہ شرط بھی لگا لی ہے کہ میں اپنا سارا مال صدقہ کر دوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اپنا کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ، یہ تیرے لئے بہتر ہے۔

اب یہ جو مضمون ہے اس کے متعلق آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ سوائے چند استثنائی واقعات کے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کسی سے ۳/ا سے زیادہ قبول نہیں کیا کرتے تھے۔ایک حضرت ابو بکرؓ کا ذکر آتا ہے کہ ان سے سارا مال قبول فرمالیا۔ایک حضرت عمرؓ کا ذکر آتا ہے کہ ان سے آدھا مال قبول فرمالیا، اس کے سوا باقی سب لوگوں سے پورا مال ان کے گھر کا وصول نہیں کیا کرتے تھے۔اور یہ بھی ایک وصیت کی شرط ہے کہ ۳/ا سے زیادہ وصیت نہیں ہو سکتی۔پس خدا کی راہ میں رسول اللہ ﷺ کا بھی یہی طریق تھا کہ ۳/ا مال سے زیادہ نہیں لیا کرتے تھے۔کسی نے اپنے اوپر شرط بھی لگالی ہو جو ایک قسم کا عہد ہے۔پھر بھی فرماتے ہیں کہ نہیں تم اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے لئے رکھا کرو اور ایک موقع پر فرمایا یہ بہتر ہے ایک شخص کے لئے کہ یہ تیری بیوی بچے بھوکے نہ مریں ان کا حق پورا ادا کرو۔اگر نہیں کروگے تو اس سے خرابیاں پھیلیں گی اور وہ خرابیاں آج تک دنیا میں اسی وجہ سے بعض شریروں کے بہکانے کی وجہ سے بچوں میں پھیل جاتی ہیں۔

کئی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے وصیتیں کیں، ۳/ا خدا کی راہ میں خرچ کیا تو ان کی بد قسمت بیویوں نے اپنے بچوں کو بہکایا کہ دیکھو سارا مال تو یہ اپنے مرکز قادیان کو بھیج دیتا ہے۔یہ تو انہوں نے نہیں کہا کہ اللہ اور رسول کے لئے بھیجتا ہے مگر بہکاتے وقت یہ کہا کہ اپنے مرکز قادیان کو بھیج دیتا ہے۔تم لوگوں کو کچھ بھی نہیں ملتا۔پھر وہ بچوں کو سکھایا کرتی تھیں۔یہ ایسے واقعات ہیں جن کا میں خود گواہ ہوں، ان کے بعض بڑے ہوئے بچوں نے مجھ سے خود ذکر کیا کہ اس طرح ہمیں ہماری ماں نے ہمارے باپوں کے خلاف کیا۔ہم سے مطالبے کرواتی تھیں کہ اپنے باپ سے کہو ہمیں ایک سائیکل لے دو، ایک موٹر لے دو، ایک موٹر سائیکل لے دو وغیرہ وغیرہ، جو اس کی استطاعت میں ویسے بھی نہیں تھا جو جب یہ کہتا کہ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا، سادگی سے زندگی گزارو تو وہ ان کو کہا کرتی تھیں دیکھ لیا یہ سارے پیسے تو قادیان بھیج دیتا ہے تم بیچاروں کے لئے کیا رکھا ہے۔

تو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اسی لئے سب مال نہیں لیا کرتے تھے بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ اس مال پر تمہاری بیویوں، بچوں کا حق ہے وہ ادا کرو اور پھر جو بچ جائے اس میں سے ۳/ا سے زیادہ میں قبول نہیں کروں گا، ۳/ا ہی کافی ہے۔مگر جو شریر ہوتے ہیں وہ ۳/ا کے اوپر بھی اعتراض کر دیتے ہیں۔آج کل بھی شاید ہوتے ہوں لیکن میں پہلے زمانہ کی بات کر رہا ہوں جب میں دورے کیا کرتا تھا، ایسے لوگوں سے میں نے خود ملاقات کی، خود حالات دریافت کئے، ہر جگہ ایسے دوست نظر آئے جن کی ماؤں نے ان کو تباہ کیا۔

ایک سورۃ ھود کی آیت ہے اب یہ سورۃ التوبہ ختم ہوئی اور سورۃ ھود کی آیات ۴۱، ۴۲ ہیں۔ ﴿حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗ اِلَّا قَلِيْلٌ. وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ یہاں حضرت نوح کے واقعہ کا ذکر فرمایا گیا ہے جب تنور خوب زور سے اچھل پڑا۔﴿قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗ اِلَّا قَلِيْلٌ﴾ یہاں تک کہ جب خدا تعالیٰ کا وعدہ آگیا، اس کا امر آگیا، اس کی تقدیر ظاہر ہو گئی اور تنور ابل پڑا یعنی زمین سے بھی بڑے زور سے چشمے پھوٹ پڑے۔﴿قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ﴾ ہم نے کہا کہ ہر جانور کا جوڑا اس میں رکھ لو، دو دو جوڑے ﴿وَاَهْلَكَ﴾ اور اپنے اہل کو، سوائے اس کے ﴿اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ﴾ جس کے خلاف ہمارا فیصلہ صادر ہو چکا ہے۔اور ان کو بھی رکھ لو خواہ تیرے ظاہری اہل سے نہ ہوں جو ایمان لے آئے ہوں۔

اب یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا جہان کے جانوروں کے جوڑے اس میں رکھے گئے تھے، یہ بالکل ایک جھوٹ خیال ہے۔یہ بعض علماء اپنی طرف سے یہ بات پیش کرتے ہیں کہ سانپ، بچھو، چیتے، شیر، ہر قسم کے جانور بھیڑئے وغیرہ ہر قسم کے جانوروں کے جوڑے وہاں رکھ لئے گئے تھے۔اگر سب قسم کے جانوروں کے جوڑے وہاں رکھے جاتے تو وہ کشتی تو کئی ہزار میل لمبی ہونی چاہئے تھی لیکن وہ عام سائز کی کشتی تھی۔اس سے مراد یہ تھی کہ جن جوڑوں کی تمہیں ضرورت پڑ سکتی ہے یعنی کھانے پینے کے سامان کے لئے کچھ گائیں بھینسیں کچھ بھیڑیں رکھ لو۔اسی طرح پرندوں کے بعض جوڑے رکھ لو کیونکہ بعض پرندوں نے بھی ان کے کام آنا تھا تو جب یہ سب کچھ ہو گیا اور وہ جوڑے اندر کشتی میں رکھ لئے گئے۔

﴿وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا﴾ کہا اب اس میں بیٹھ جاؤ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾ اللہ کا نام لے کر۔اللہ ہی کے نام سے یہ کشتی چلتی ہے، اس کشتی کا چلنا ہے اور اس کا ٹھہرنا ہے قرار پکڑنا ہے ﴿اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ یقیناً میرا رب بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

پھر سورۃ ھود کی آیت نمبر ۹۱ ہے ﴿وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ﴾ تم استغفار کرو اپنے رب کے حضور ﴿ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ﴾ پھر توبہ کرتے ہوئے اس کی طرف جھکو ﴿اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ﴾ یہاں رحیم پہلے آیا ہے اور وَدُود بعد میں۔یقیناً اللہ تعالیٰ بار بار رحم فرمانے والا اور بہت ہی پیار کرنے والا ہے۔تو یہاں جن لوگوں کا ذکر ہے وہ حضرت ہود کے ساتھ تھے اور بہت قربانی کر کے انہوں نے حضرت ہود کا ساتھ دیا تھا اور قوم نے ان کو نیچا دیکھا اور جھٹلایا اور بہت ہی ذلیل سمجھا۔تو بظاہر وہ ذلیل آدمی (مگر) خدا سے محبت کرنے والے تھے اور خدا کی محبت پانے والے تھے۔اس لئے یہاں صرف رحیم نہیں فرمایا بلکہ وَدُود بھی فرمایا ہے۔

اب اس کے بعد ایک آیت ہے سورۂ یوسف آیت ۵۴ ﴿وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ. اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ حضرت یوسف نے جب اپنی پوری پاکیزگی دکھائی، ہر برے فعل سے اجتناب کیا اور خدا کی خاطر جیل میں جانا بھی قبول کر لیا اس کے باوجود یہ کہا ﴿وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ﴾ میں اپنے نفس کو بری الذمہ قرار نہیں دیتا۔جو کچھ بھی ہوا ہے اللہ کے رحم اور اس کے فضل کے نتیجہ میں ہوا ہے۔میں بھی تو ایک نفس رکھتا ہوں ﴿لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ﴾ جو بری باتوں کا بہت زور سے اور بار بار حکم دیتا ہے ﴿اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ﴾ مگر اس کا اثر صرف اس پر پڑتا ہے جس پر اللہ رحم فرمائے ﴿اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ﴾ مگر جس پر اللہ رحم فرمائے اس کو اس کا نفس کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔فرمایا کہ مجھ پر اللہ نے رحم فرمایا تھا اس کے نتیجہ میں میں ان برائیوں سے بچا ہوں۔﴿اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ یقیناً میرا رب بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب سورۃ یوسف کی آیت ۵۴ کی تفسیر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہ طوفان جو نفسانی خواہشات کے غلبہ سے پیدا ہوتا ہے یہ نہایت سخت اور دیرپا طوفان ہے جو کسی طرح بجز رحم خداوندی کے دور ہو ہی نہیں سکتا اور جس طرح جسمانی وجود کے تمام اعضاء میں سے ہڈی نہایت سخت ہے اور اس کی عمر بھی بہت لمبی ہے اسی طرح اس طوفان کے دور کرنے والی قوت ایمانی نہایت سخت اور عمر بھی لمبی رکھتی ہے تا ایسے دشمن کا دیر تک مقابلہ کر کے پامال کر سکے اور وہ بھی خدا تعالیٰ کے رحم سے"۔یعنی خدا تعالیٰ جو توفیق دیتا ہے کہ انسان مضبوطی کے ساتھ راہ حق پر قائم ہو جائے اور اپنے نفس کو شکست دے دے ﴿اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ﴾ جیسا کہ حضرت یوسف نے فرمایا تھا مگر وہ جس پر اللہ رحم کرے۔فرمایا "وہ بھی خدا تعالیٰ کے رحم سے کیونکہ شہوات نفسانیہ کا طوفان ایک ایسا ہولناک اور پر آشوب طوفان ہے کہ بجز خاص رحم حضرت احدیت کے فرو نہیں ہو سکتا"۔یعنی انسانی نفس کے جذبات اور شہوات خواہ کسی چیز کے لئے ہوں دنیا کی حرص کے لئے یا جذباتِ شیطانی کے نتیجہ میں جو بھی صورت ہو وہ طوفان بہت خوفناک ہوتا ہے۔

حضرت نوح کا طوفان تو ایک ظاہری طوفان تھا۔یہ باطن کا طوفان جو ہے اس سے بچ نکلنا اور اس میں نہ ڈوبنا سوائے اللہ کے رحم کے ممکن نہیں ہے۔"اسی وجہ سے حضرت یوسف کو کہنا پڑا ﴿وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ. اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ﴾" حضرت یوسف کو بھی تو یہ کہنا پڑا تھا کہ میں اپنے نفس کو بری الذمہ نہیں کرتا۔﴿اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ﴾ نفس تو یقیناً بار بار اور بڑی شدت سے برائیوں کا حکم دیتا ہے۔﴿اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ﴾ سوائے اس کے کہ میرا رب جس پر رحم فرمائے۔تو دوسروں کے لئے ایک نمونہ قائم فرما دیا کہ مجھے دیکھو مجھ پر بھی تو اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا تھا۔پس تم بھی خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو، وہ تم پر بھی رحم فرما سکتا ہے۔

"نفس نہایت درجہ بدی کا حکم دینے والا ہے اور اس کے حملہ سے مخلصی غیر ممکن ہے مگر یہ کہ

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV

You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98. To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.

At the moment, we are running the following offers:

NOKIA 9600 £255+ | Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ | Dishes from 35cm to 1.2m

These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.

MAIL ORDER · EXPORT

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

+ All prices are exclusive of VAT

خود خداتعالیٰ رحم فرمائے۔اس آیت میں جیساکہ فقرہ ﴿اِلَّامَا رَحِمَ رَبِّی﴾ ہے طوفان نوح کے ذکر کے وقت بھی اسی کے مشابہ الفاظ ہیں"۔اس لئے مَیں نے طوفان نوح کاجوذکر کیاتھاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی فرمارہے ہیں کہ طوفان نوح کے ذکر میں بھی ﴿مَا رَحِمَ رَبِّی﴾ والی بات اللہ تعالیٰ نے فرمائی تھی کیونکہ وہاں اللہ تعالیٰ فرماتاہے ﴿لاَ عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ﴾ آج کے دن اس طوفان سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا اللہ کی تقدیر سے ﴿مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ﴾ ہاں مگر وہ جس پر خود خداتعالیٰ رحم فرمائے وہ خود اپنی تقدیر سے لوگوں کو بچاسکتاہے۔پس یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ طوفان شہواتِ نفسانیہ اپنی عظمت اور ہیبت میں نوح کے طوفان سے مشابہ ہے"۔

سورۃ یوسف کی دو آیات ہیں ایک نمبر ۹۸ اور ایک نمبر ۹۹۔ ﴿قَالُوْا یٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْلَنَا اِنَّا کُنَّا خٰطِئِیْنَ﴾۔انہوں نے کہ اے ہمارے باپ ہمارے لئے استغفار کر، ہمارے گناہوں سے توبہ کے لئے دعا کر اور استغفار سے کام لے ﴿اِنَّا کُنَّا خٰطِئِیْنَ﴾ ہم اقراری مجرم ہیں، یقیناً ہم ہی تھے جو خطاکار تھے۔ ﴿قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَکُمْ رَبِّی﴾ انہوں نے کہامَیں ضرور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کروں گا۔ ﴿اِنَّہٗ ھُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ یقیناًوہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والاہے۔

اب سورۃ ابراہیم کی دو آیات ہیں نمبر ۳۶ اور نمبر ۳۷۔ ﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًاوَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ .رَبِّ اِنَّھُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ .فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾۔یاد کرو جب ابراہیم نے کہاکہ اے میرے رب اس شہر کو امن کی جگہ بنادے۔اس وقت وہاں کوئی شہر آباد نہیں ہوا تھااور اس کو ایک شہر کی شکل دے دے۔پھر جب وہ آباد کر دیا گیا تو کہااے میرے رب اس شہر کو امن کی جگہ بنادے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے بچاکہ ہم بتوں کی عبادت کریں۔

اب دیکھیں کتنی بدقسمتی ہے کہ اسی مکہ میں، اسی شہر میں، اسی خانہ کعبہ میں اس کثرت سے بُت رکھ دئے گئے تھے کہ سال کے جتنے دن ہیں اتنے ہی وہاں بت ہوا کرتے تھے۔اس لئے اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کی پناہ کے سوا بت نکلا نہیں کرتے، نکال کر باہر بھی کردئے جائیں اور ابراہیم جیسے جری بُت شکن بھی اس کو نکال کے پھینک دیں تب بھی دشمن یعنی شیطان ان کو پھر دوبارہ وہاں آباد کر دیا کرتاہے۔پس یہی حال دلوں کاہے۔دلوں کے بت آپ کتنے توڑیں گے بار بار توڑتے چلے جائیں نت نئے بت اٹھتے چلے جائیں گے۔یہ خیال کرلینا کہ ہم نے اپنے دلوں کے سارے بت توڑ دئے ہیں یہ صرف وہم ہے سوائے اس کے کہ دعا کرو اللہ سے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بتوں کو، ہمارے نفس کے بتوں کو، ہماری انا کے بتوں کو، ہماری شہوات نفسانی کے بتوں کو پارہ پارہ کرتا چلا جائے اور جب بھی یہ سر اٹھائیں پھر دوبارہ ان بتوں کو توڑ دیا کر۔

حضرت ابراہیم عرض کرتے ہیں اے میرے رب انہوں نے یقیناً لوگوں میں سے بہتوں کو گمراہ بنادیاہے۔پس جس نے میری پیروی کی وہ یقیناً مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی۔اب جس نے نافرمانی کی حضرت ابراہیم کی۔دیکھیں حضرت ابراہیم کا دل کتنا شفیق اور مہربان تھا۔یہ نہیں فرمایا پھر ان کو عذاب دے دے بلکہ فرمایا تُو تو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والاہے۔جو میری نافرمانی بھی کریں گے ان پر بھی اپنی نظر کرم فرما۔میں تجھ سے مانگتاہوں۔تُو تو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والاہے۔تُو ان میں سے بھی جن کو تُو بخش سکے، بخشنا چاہے ان کو بخش دے اور بار بار رحم فرما۔

یہ چند آیات ہیں جو میں نے آج کے لئے چنی تھیں۔اب چونکہ وقت زیادہ ہو جاتاہے اس لئے مَیں نے نسبتاً کم آیات آج کے لئے چنی ہیں اور اگلی دفعہ پھر یہ مضمون جاری رہے گا اور اللہ بہتر جانتاہے کہ کونسی آیات آپ کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

میں ایک دو امور متفرق آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتاہوں۔ڈاک کے ضمن میں دو امور کی طرف توجہ دلانا چاہتاہوں۔پہلی بات تو یہ ہے کہ میں سب خطوط خود پڑھتاہوں۔یہ جو بار بار لوگوں کو وہم ہوتاہے کہ ہمارے خطوط خلاصے بنابنا کے پرائیویٹ سیکرٹری دیتاہے یہ بالکل غلط ہے۔خلاصے آتے تو ضرور ہیں مگر پاکستان سے اور بعض دفعہ جرمنی سے مگر وہ خلاصے بہت ہی واضح خلاصے ہوتے ہیں، ان میں کھلی کھلی بات بیان کی ہوتی ہے۔یہ مطلب کی بات ہے اور یہ زائد بات ہے لیکن عجیب بات ہے کہ لوگ اس غرض سے کہ مَیں خود ان کے خط پڑھوں اور کھولوں وہ ان دعائیہ خطوط پر جو محض دعا کے لئے ہیں اوپر لکھتے ہیں پرسنل، پرائیویٹ، Confidential۔اور اس کے علاوہ اس پر سیلوٹیپ اس طرح چپکائی ہوئی ہوتی ہے کہ گویا کوئی ڈاکہ مارلے گا بیچ میں سے اور میرے تک پہنچنے سے پہلے کھول نہ لے اور کل جو ڈاک میں نے دیکھی اس میں پرسنل ، پرائیویٹ اور Confidential خطوط میں صرف دعا کے خطوط تھے۔اب دعا تو کانفیڈینشل ہے مگر میرے لئے ہے لوگوں کے سامنے تو میں دعا نہیں کروں گا لیکن بعض دعائیں عام بھی ہوتی ہیں۔اس کو پرائیویٹ سیکرٹری کی نظروں سے کس طرح آپ چھپاسکتے ہیں۔یا ہمارے عملہ کی نظروں سے کس طرح چھپا سکتے ہیں۔وہ ڈاک تو میں بہرحال پرائیویٹ سیکرٹری کو دوں گا۔بعض خطوط کے جواب میں میں خود دستخط کرتاہوں۔اکثر خطوط کے جواب میں مجھ سے سن کر پرائیویٹ سیکرٹری دستخط کرتے ہیں کیونکہ میرے پاس بہت زیادہ دستخطوں کا وقت نہیں ہوتا لیکن اس میں چھپانے کی بات کوئی نہیں ہے۔خدا کے لئے عقل سے کام لیں۔اس قسم کی حرکتیں کریں گے تو پھر مجھے مجبوراً سارے خطوط پرائیویٹ سیکرٹری کو دے دینے پڑیں گے کہ خود ہی پڑھو اور خلاصے نکالو۔

اس کے علاوہ دوسری بات یہ کہنی ہے کہ ہومیوپیتھک نسخوں کی طلب دور بیٹھے لوگ کرتے رہتے ہیں۔پاکستان سے، ربوہ سے کہ ہمیں فلاں بیماری کا ہومیوپیتھک نسخہ بھیجیں۔اب بعض دفعہ تو میں مجبوراً ہومیوپیتھک ڈیپارٹمنٹ کو کہتاہوں کہ ان کو جواب دیں لیکن یہ ہے غلط بات۔اتنی دور بیٹھے علاج ہو ہی نہیں سکتا۔ناممکن ہے کہ ہومیوپیتھک علاج پوری طرح گفتگو اور تحقیق کے بغیر کیا جاسکے۔پس جو بھی ہومیوپیتھک علاج چاہتاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی ڈاکٹر کے پاس جائے اور اس کو اپنی ساری حقیقت بیان کرکے اس سے نسخہ لے۔

اب ربوہ جیسے شہر میں اللہ کے فضل کے ساتھ وقف جدید کی ڈسپنسری کے علاوہ اب ایک طاہر ہومیوڈسپنسری چل پڑی ہے جس میں ہمہ وقت بعض ڈاکٹر اپنے آپ کو پیش کئے ہوئے ہیں اور اچھے قابل ہیں۔میرے نسخے بھی ان کو ازبر ہیں اور اپنی ذات میں بھی اچھا فیصلہ کرنے کی توفیق ملتی ہے تو ان سے دوائی لیاکریں۔

اسی طرح لاہور میں بھی ہومیوپیتھس ہیں احمدی ہومیوپیتھ جو مفت علاج کریں گے پنڈی میں بھی ہیں، کراچی میں بھی ہیں تو ان سب کو موقع پر اپنا حال بیان کرکے اپنی تفصیل بتاکر ان سے علاج کروایا کریں۔ہر بات مجھے نہ لکھا کریں کہ ہمیں یہ بیماری ہے اس لئے ہمارے لئے تم نسخہ اپنے ہاتھ سے تجویز کرو۔اتنی دور بیٹھے میں نسخہ تجویز کرہی نہیں سکتا، یہ عقل کے خلاف بات ہے۔کیسے میں مریض کو جس کو میں جانتا بھی نہیں اس کے حالات کو نہیں جانتا، اس کی تفصیلی تحقیقات نہیں کیوں نسخہ دے سکتاہوں۔

تو اس معاملہ میں بھی میری مدد فرمائیں اور ہومیوپیتھی نسخہ کی بجائے بیماری کے لئے جو اصل بات ہے دعا، ان کے لئے باقاعدگی سے کرتاہوں لازماً۔ایک بھی نماز تہجد کی ایسی نہیں جس میں ان سب کے لئے میں یہ دعا نہ کرتاہوں کہ اے اللہ ان کو شفا کاملہ وعاجلہ عطا فرما اور کوئی بھی ایسا حصہ بیماری کا باقی نہ رہے جو تکلیف دہ حصہ باقی بچ جائے۔یہ تو التجاہے پھر بھی بعض دفعہ بعضوں کے حق میں تقدیر ظاہر ہوچکی ہوتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔تو بار بار اصرار کے نتیجے میں تو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا اس کا ایک فیصلہ صادر ہوچکاہے۔مثلاً کینسر کے مریض ہیں اب وہ لکھتے ہیں بار بار دعا کے لئے میں دعا بھی کرتاہوں۔بعض کینسر کے مریضوں کو خداتعالیٰ بغیر وجہ کے ہی ٹھیک کر دیتاہے یہ اس کی اپنی مرضی ہے اور بعض ایسے ہیں جو ٹھیک نہیں ہوسکتے۔ان کی تقدیر ظاہر ہوچکی ہوتی ہے اور بہرحال انہوں نے اپنے رب کے حضور لوٹناہے تو انکے لئے تو میں صرف یہ دعا کرتاہوں کہ اے اللہ اگر تیرے نزدیک وقت معین آچکاہے، اگر انہوں نے اب تیرے حضور پہنچناہی ہے تو پھر آرام سے ان کی جان نکال اور پیار اور محبت اور شفقت کے ساتھ ان سے سلوک فرما۔تو آپ بھی اپنے مریضوں کے لئے یہی دعا کیا کریں۔اب میں امید رکھتاہوں کہ ان دو نصیحتوں کو بھی آپ لوگ اچھی طرح یاد رکھیں گے۔

LONDON MONEY EXCHANGE

پاکستان بھر میں رقم بھجوائیں۔بہترین ریٹ کے لئے تشریف لائیں
یا رقم ہمارے بینک میں جمع کروائیں اور رقم پاکستان میں وصول کریں

رابطہ: مبشر احمد صدیقی

270 Ilford Lane, Ilford, Essex 1G1 2SD

Tel:020 8478 2223 Mobile: 07968 775401

دنیا کے جنوب سے

(قمر داؤد کھوکھر۔ مبلغ سلسلہ میلبورن، آسٹریلیا)

زخموں کے علاج معالجے کے لئے شہد سے تیار کردہ دوا

آسٹریلیا کی ریاست کوئینز لینڈ کے ڈاکٹروں نے زخموں اور Infection کے علاج کے لئے ایلوپیتھک کی دنیا میں شہد سے بنائی جانے والی ایک دوا کے استعمال کی اجازت دے دی ہے۔ اس دوا کو میڈی ہنی (Medi-Honey) کا نام دیا گیا ہے اور آسٹریلیا کی ریاست کوئینز لینڈ کے پبلک ہسپتالوں میں ڈاکٹری نسخہ پر یہ دوا یکم مئی ۲۰۰۱ء سے دستیاب ہوسکے گی۔ اس دوا کے بارہ میں یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ یہ انتہائی جراثیم کش (Anti-Bacterial) اجزاء پر مشتمل ہے۔

انسانی غذاؤں پر تحقیق کرنے والے بہت سے سائنسدان اس دوا کے بنانے والے ادارے Capilano Honey کے ساتھ مل کر زخموں کے علاج کی دواؤں پر تحقیق اور تجربات کر رہے تھے۔ انہوں نے اس دوا کو سینکڑوں مریضوں پر تجربہ کر کے دیکھا اور ان تجربات سے یہ نتائج سامنے آئے کہ اس "میڈی ہنی" کے اجزاء انتہائی خطرناک بکٹیریا Golden Staphylococcus پر حملہ آور ہو کر زخموں کے مندمل ہونے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ دوا پھوڑوں پھنسیوں کے علاج میں اور انسانی جسم پر جل جانے کی وجہ سے زخموں کے علاج میں بھی بہت مفید ثابت ہوئی ہے بالخصوص انسانی جلد کے ریشوں (Tissues) کی نشوونما میں اس کے اچھے اثرات ظاہر ہوئے اور اس کے استعمال سے جلد پر جلنے کے نشان میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

غرضیکہ شہد سے بنائی جانے والی یہ دوا زخموں اور بعض انفیکشنز میں مفید ثابت ہوسکے گی۔

(ماخوذ از: روزنامہ The Age ۱۲؍اپریل ۲۰۰۱ء صفحہ ۴)

☆......☆......☆......☆

آسٹریلیا کے طلاق یافتہ افراد میں خودکشی کا بڑھتا ہوا رجحان

آسٹریلیا میں طلاق یافتہ افراد میں خودکشی کا رجحان بڑھ رہا ہے اور رشتۂ ازدواج ختم ہونے کے بعد زیادہ تر مرد خودکشی کے ذریعہ اپنی زندگیوں کا خاتمہ کرلیتے ہیں۔

انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اینڈ ویلفیئر کی تحقیق کے مطابق سڑکوں پر حادثات سے اتنی اموات نہیں ہوتیں جتنی خودکشی سے ہوتی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اکتالیس ہزار (۴۱۰۰۰) سے زائد افراد گزشتہ ۲۰ سالوں میں خودکشی کر کے اپنی زندگیوں کا خاتمہ کر چکے ہیں۔ گویا کہ کم و بیش چھ افراد روزانہ خودکشی کے ذریعہ موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ خودکشی کی شرح ۸۰ سال سے زیادہ عمر والے مردوں میں اور ۲۰ سے ۳۹ سال کی عمر کے مردوں میں سب سے زیادہ ہے۔ جبکہ ۲۰ سے ۲۴ سال کی عمر کے مردوں میں ۱۹۹۸ء میں یہ شرح سب سے زیادہ تھی۔ یعنی ایک لاکھ افراد میں ۴۲۰۳ مرد ایسے تھے جنہوں نے خودکشی کے ذریعہ موت کو قبول کیا جبکہ ۱۵ سے ۱۹ سال کی عمر کے مردوں میں یہ شرح ایک لاکھ افراد میں ۱۸۰۴ تھی۔

سال ۹۷-۱۹۹۶ء میں خودکشی کی عام شرح میں ۹ فیصد اضافہ ہوا جبکہ آسٹریلیا کی ریاست وکٹوریہ میں خودکشی کی شرح سب سے کم رہی یعنی ایک لاکھ افراد میں ۱۲۰۴ افراد۔

رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک عورت کی خودکشی کے واقعہ کے بالمقابل مردوں میں چار خودکشی کے واقعات ہوئے ہیں۔ اور ان خودکشی کرنے والوں میں سب سے بڑی تعداد طلاق شدہ یا غیر شادی شدہ افراد کی ہوتی ہے۔ جبکہ شادی شدہ عورتوں میں اس کا رجحان کم ہے۔

۱۹۹۸ء میں ۲۶۸۳ افراد خودکشی کے مرتکب ہوئے۔ اس طرح ایک لاکھ افراد میں طلاق یافتہ خودکشی کرنے والے مردوں کی شرح ۱۳۴۰۱ تھی اور خواتین کی شرح ایک لاکھ افراد میں ۱۱۰۱ تھی جواب تک سب سے زیادہ ہے۔

(ماخوذ از: روزنامہ The Age ۔۱۹؍اپریل ۲۰۰۱ء صفحہ ۶)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

تادیب النساء

بچوں میں خدا پرستی

مائیں اگر عاقبت اندیش ہوں، مائیں اگر دیندار ہوں، مائیں اگر چاہیں کہ ہماری اولاد دل کا سرور اور آنکھوں کا نور ہو تو بچوں کے لئے بہت کچھ کر سکتی ہیں۔ سعادت و شقاوت اگرچہ اللہ کے اختیار میں ہے ہدایت و ضلالت کسی کے بس میں نہیں۔ مگر اس کے اسباب انسان خود ہی مہیا کرتا ہے۔

ہر ایک ماں جو اپنے بچے کی سرکشی اپنے بچے کی گمراہی اور آوارگی اور بداخلاقی کی شکایت کرتی ہے اسے اپنے اعمال پر نظر ثانی کرنی چاہئے۔ بہت سی ایسی باتیں ہونگی جو خود اس ماں نے اپنے بچے میں پیدا کیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہر ایک بچہ فطرۃ الاسلام یعنی فرمانبرداری کا مادہ اور اصلاح کی صلاحیت لے کر پیدا ہوتا ہے۔ پھر والدین اسے نیک و بد بناتے ہیں۔ پس مائیں اگر چاہتی ہیں کہ ہماری اولاد ہمارے لئے ٹھنڈک کا موجب ہو تو انہیں چاہئے کہ ابتداء ہی سے اپنے بچوں میں وہ اخلاق پیدا کریں جو دین و دنیا کی سعادت سے بہرہ اندوز کرنے والے ہوں۔

عمر کا وہ حصہ جس میں بچہ اپنی آئندہ زندگی کے لئے تیار ہوتا ہے اکثر ماں کی گود میں گزارتا ہے۔ ماں کو چاہئے کہ وہ اپنے بچے کی تربیت نہایت محنت و فکر سے کرے۔

تمام نیکیوں کی جڑ خدا پرستی ہے۔ خدا پرستی کا جذبہ ایسا پاک جذبہ ہے کہ جس میں یہ پیدا ہوا وہ فلاح پا گیا اور وہ جو اس سے دور ہوا وہ ہلاکت کے گڑھے میں گر گیا۔

بے دین اور دین سے متنفر بچہ وہی ہوگا (الا ماشاء اللہ) جس کے والدین اس کے سامنے دین کا استخفاف کرتے ہوں۔ ماں اگر نماز نہیں پڑھتی، نماز کے اوقات کا احترام کچھ ملحوظ نہیں رکھتی تو ضرور ہے کہ بیٹا بھی بڑا ہو کر ایسا ہی کرے۔ جس بچے کے ماں باپ نمازی ہوں۔ میں نے اکثر بچوں کو دیکھا ہے کہ باوجود کچھ نہ سمجھنے کے اسی طرح نماز کے وقت پر نماز کی رکعتیں پڑھتے ہیں۔ یہ عادت ایسی مبارک ہے کہ جوانی میں کام آنے والی ہے اور یہ ابتدائی بیج اپنے اندر ایسے خوشگوار ثمرات رکھتا ہے کہ بڑی عمر میں ڈھیروں روپیہ خرچ کرنے پر بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

جب کوئی چیز آئے تو ماں بچے کو سکھائے کہ یہ اللہ میاں نے بھجوائی ہے۔ وہی ہمیں رزق دیتا ہے۔ ہماری حاجتیں پوری کرتا ہے۔ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اس کا شکر ادا کریں۔

بچہ کھانا کھانے بیٹھے، باتوں ہی باتوں میں اسے سمجھا سکتی ہیں کہ کھانا کتنی محنت اور کس قدر تبدیلیوں کے بعد تیرے سامنے آیا ہے بحالیکہ تجھے کچھ محنت نہیں کرنی پڑتی۔ یہ سب اس پاک مولیٰ کا احسان ہے جس نے اول ان چیزوں کو پیدا کیا، پھر ایسے اسباب مہیا کئے کہ وہ تیرے لئے تیار ہوا اور اب وہی پاک ذات ہے جو تیرے لئے اسے نافع بنائے۔

اسی طرح مائیں اگر چاہیں تو بچے کو سوتے وقت تارے چاند اور آسمان، دن کو دوسرے نظارہ ہائے قدرت کی طرف متوجہ کر کے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلا سکتے ہیں۔

پس میں احمدی ماؤں کو خصوصیت سے اس امر کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے ننھے ننھے بچوں میں خدا پرستی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ وہ انہیں لغو اور مخرب الاخلاق اور بے سروپا قصے کہانیاں سنانے کی بجائے نتیجہ خیز، مفید اور دیندار بنانے والے قصے سنائیں۔ ان کے سامنے ہرگز کوئی ایسی بات یا حرکت نہ کریں جس سے کسی بدخلقی کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ بچہ اگر نادانی سے کوئی بات خلاف مذہب اسلام کہتا ہے تو اسے فوراً روکا جائے اور ہر وقت اس بات کی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے قلب میں جاگزیں ہو۔ جو بچے اس تربیت کے ماتحت جوان ہونگے مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وہ اپنے والدین کے لئے، اپنے خاندان کے لئے، اپنی قوم کے لئے، اپنے ملک کے لئے اپنے دین کے لئے مفید ثابت ہونگے۔

اپنے بچوں کو کبھی آوارہ نہ پھرنے دو۔ ان کو آزاد نہ ہونے دو کہ وہ حدود اللہ کو توڑنے لگیں۔ ان کے کاموں کو ایک انضباط کے اندر رکھو اور ہر وقت نگرانی رکھو۔ اپنے ننھے ننھے بچوں کو اپنی نوکرانیوں کے سپرد کر کے بالکل بے پروانہ ہو جاؤ کہ بہت سی خرابیاں صرف اسی ابتدائی غفلت سے پیدا ہوتی ہیں۔

ماں اپنے بچے کو باہر بھیج کر خوش ہے کہ مجھے فرصت مل گئی لیکن اسے کیا معلوم ہے کہ میرا بچہ کن کن صحبتوں میں گیا۔ اور مختلف نظاروں سے اس نے اپنے اندر کیا بُرے نقش لئے جو اس کی آئندہ زندگی کے لئے نہایت ضرر رساں ہو سکتے ہیں۔ پس احتیاط کرو کہ اس وقت اس کی تھوڑی سی احتیاط بہت سے آنے والے خطروں سے بچانے والی ہے۔ خود نیک بنو اور خدا پرست بنو کہ تمہارے بچے بھی بڑے ہو کر نیک اور خدا پرست ہوں۔

(اخبار الفضل قادیان دارالامان۔۱۰؍ستمبر ۱۹۱۳ء)

اپنے علم کا فیض دوسروں تک پہنچائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف علوم کے سینکڑوں ماہرین جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مخصوص علم کے حوالے سے ہی الفضل کے لئے ٹھوس، مفید، علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر بھجوائیں تو اس سے اخبار کی افادیت میں اضافہ ہوگا۔ (مدیر)

حضرت حکیم مولوی اللہ بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کا ایک ورق

(ولادت فروری ۱۸۷۷ء، بیعت اپریل ۱۹۰۵ء، وفات ۲۱؍مارچ ۱۹۶۳ء)

(ثاقب زیروی۔ لاہور)

"اللہ بخش بس!! اس سے آگے میں حضرت مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے خلاف ایک لفظ نہیں سن سکتا۔ مجھے تم سے بیٹوں کی طرح محبت تھی جو میں اب تک چپ رہا ورنہ یہ دیکھو تمہاری باتوں سے میرے سارے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ مسجد والے میرے رازق نہیں ہیں۔ اگر انہوں نے کوئی الزام لگا کر مجھے یہاں سے نکال دیا پھر بس" اَللّٰهُ وَاحِدٌ فِي السَّمَاءِ وَاَنَا وَاحِدٌ فِي الزِّيْرَه"۔ تم دیکھ لو گے میرا خدا مجھے اکیلا نہیں چھوڑے گا"۔

یہ تھے زیرہ ضلع فیروزپور میں احمدیت کی تخم ریزی کرنے والے جید گروہ کے سرخیل حضرت مولانا مولوی علی محمد صاحب کے وہ الفاظ جنہوں نے حضرت ابا جان (حکیم اللہ بخش خان) کے فکر و نظر کے تمام زاویے ہی بدل ڈالے اور وہ شخص جو دن رات اپنے استاد حضرت مولوی علی محمد صاحب سے یہ کہا کرتا تھا: "مولوی صاحب آپ کس جماعت کے پیچھے لگ گئے ہیں جس کو قدم قدم پر گالیاں ملتی ہیں اور جس کے افراد کے ہر روز منہ سیاہ کئے جاتے ہیں۔ ماشاء اللہ آپ کا سارے علاقہ میں بڑا وقار ہے۔ مسجد سے معقول آمد ہے ہم ایسے زمینداروں کے لڑکے آپ سے علم حاصل کرنا برکت اور سعادت خیال کرتے ہیں۔ دور دور تک آپ کا علمی دبدبہ ہے۔ آپ کو نہ جانے اس کتاب میں کیا نظر آ گیا ہے کہ آپ یکسر گداز ہی ہو گئے ہیں"۔

اب وہی سنجیدگی کے ساتھ اپنے استاد مکرم کی اس تبدیلی عقیدہ پر غور کرنے لگا تھا اور اس کے دل میں احمدیت کے لئے تجسّس و تحقیق کی سچی تڑپ پیدا ہو گئی تھی۔ اس مبارک و مسعود تخم ریزی کی اصل داستان مختصراً یوں ہے کہ ضلع جالندھر کے ایک دوست میاں جھنڈا دو ایک جمعوں پر حضرت مولوی صاحب کو مسیح موعود کے تیر بہدف نسخہ تزکیہ نفس "آئینہ کمالات اسلام" سے لیس ہو کر آدھمکے اور ایسی شست باندھ کر کمان سے تیر چھوڑا کہ عین سینے پر لگ کر آر پار ہو گیا اور حضرت مولانا گھائل ہو گئے اور اپنے سینے سے ٹکرا کر دامن میں آگرے۔ اس کتاب کے چند ہی صفحات کا مطالعہ کرنے کے بعد بے ساختہ پکار اٹھے "ہم تو اب تک اس شخص کو فیضی زماں ہی سمجھتے رہے یہ تو امام الزماں نکلا۔ اللہ بخش اسی وقت جاؤ اور مسجد کے مدار المہام سے کہہ آؤ کہ اپنی مسجد کے لئے کسی نئے خطیب و پیش امام کا انتظام کر لیں"۔ اور چند دنوں بعد گوجروں کے نمبردار سے ان کی ویران مسجد کو آباد کرنے کی اجازت لے کر دونوں شاگرد استاد کھرپے لئے صحن مسجد کو گھاس پھونس سے صاف کرنے میں جت گئے اور یوں بیعت سے بھی پہلے حضرت مولانا اور ان کے بیسیوں ارادت مند علیحدہ نماز ادا کرنے لگے جس کے کچھ دنوں بعد مولوی صاحب نے اباجان کو حضرت مسیح موعود کی صداقت کے بارہ میں اپنے رب سے استخارہ کر کے رہنمائی حاصل کرنے کی تلقین فرمائی۔ جس کے نتیجہ میں آپ نے ایسا واشگاف اور پُرانوار خواب دیکھا کہ دامن مسیح موعود سے وابستہ ہو جانے میں کوئی انقباض نہ رہا۔ اس خواب میں ایک بزرگ نے آپ سے مل کر حضرت مولوی صاحب کا پتہ پوچھا اور دو اور بزرگوں کے زیرہ میں ورود مسعود اور پڑاؤ نامی میدان میں بیعت لینے اور بڑے چوک میں جھنڈا گاڑنے کا مژدہ سنایا۔

اتنے میں خوبصورت گھوڑوں پر برگزیدہ ہستیوں کی سواریاں آ گئیں۔ حضرت اباجان نے بڑے بزرگ کے گھوڑے کی ایال کو پکڑ کر بوسہ دیا۔ انہوں نے بھی حضرت مولوی صاحب کے متعلق دریافت کیا۔ پھر پڑاؤ میں بیعت ہوئی اور بڑے چوک میں اس بزرگ نے خوش بخت سامعین کو اپنے ارشادات مقدسہ سے نوازا۔ حضرت اباجان یہ خواب ہر دوسرے تیسرے ہفتے بڑے ہی مزے لے کر ہم سب کو سنایا کرتے تھے۔

اس آفتاب عالمتاب کا جلوہ دیکھ لینے کے بعد اور بزرگ کی زبان معجز بیان سے مسیح موعود کی تائید و صداقت سن لینے کے بعد تو اشتباہ کی کوئی گنجائش ہی باقی نہ رہی تھی۔ چنانچہ حضرت اباجان کامل انشراح صدر کے ساتھ دامے درمے سخنے حضرت مولوی صاحب سے تعاون کرنے لگے اور مغرب و عشاء کے درمیان اور عشاء کے بعد روزانہ مسجد میں دینی مجالس جمنے لگیں۔ جن میں بعض اوقات حضرت مولوی صاحب اگر رات کے وقت وعظ و نصائح شروع فرماتے تو سپیدی سحر نمودار ہو جاتی۔ اب زیرہ میں چرچا تھا تو احمدیت کا، مخالفت تھی تو احمدیت کی اور دلوں میں دبدا تھی تو احمدیت کے لئے جس نے حضرت مولوی علی محمد صاحب جیسے جید عالم کو بھی حلقہ بگوش بنا لیا تھا کہ ایک دن تحصیل میں چپڑاسیوں کے ناظم حضرت منشی کاکو خان آئے اور بھری مجلس میں حضرت مولوی صاحب سے بڑے درد و اعتماد کے ساتھ مخاطب ہوئے "مولوی صاحب کیا آپ اپنے رب کی قسم کھا کر مرزا صاحب کے دعوے کی تصدیق کر سکتے ہیں؟" حضرت مولوی صاحب اس وقت کلام پاک کا وعظ فرما رہے تھے۔ فوراً دائیں ہاتھ سے اس کتاب مقدسہ کو بلند کرتے ہوئے فرمایا "کاکو خان! قسم ہے مجھے اس خدائے واحد کی جس نے یہ زمین و آسمان بنائے ہیں اور جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، حضرت مرزا صاحب اپنے تمام دعاوی میں صادق ہیں"۔ یہ سنتے ہی منشی کاکو خان چھلک پڑے اور بڑے مسرت آفریں لہجے میں بولے "بھائیو! مَیں تو پھر کل قادیان جا رہا ہوں، بولو میرے ساتھ کون کون چلتا ہے؟

اس پر حضرت ابا جان اور حاجی محمد دین صاحب نے معیت سفر کی حامی بھری اور احمدیت کے تین عاشقوں کا یہ قافلہ اپنے نادیدہ محبوب کی زیارت کے لئے ۱۹۰۵ء والے زلزلے کے دوسرے دن تخت گاہِ مسیح موعود قادیان دارالامان کی طرف روانہ ہو گیا۔ قادیان پہنچے تو شوق زیارت آنکھوں سے اُمڈ اُمڈ پڑتا تھا۔ ہر بزرگ چہرے میں وہی جھلک تھی۔ ہر روئے روشن میں وہی نور اور سرور دکھائی دیتا تھا۔ حضرت منشی کاکو خان اسی لگن میں ہر بزرگ چہرے کو دیکھ کر لپکتے اور پوچھتے کیا آپ امام مہدی ہیں؟ جواب ملتا "نہیں بھائی میں تو ان کے خاک پا بھی نہیں۔ خدا کا موعود تو اندر قلمی جہاد میں مصروف ہے"۔ یہاں تک کہ امام مہدیؑ مسجد مبارک میں طلوع ہوئے اور ابھی دروازے سے نکل کر دو قدم بھی نہ چلنے پائے تھے کہ حضرت منشی کاکو خان نے بڑھ کر عرض کیا "حضور ہماری بیعت لے لیجئے"۔ اس التجا میں نہ جانے کس قدر اعتماد تھا کہ حضور نے اپنی عادت اور معمول کے خلاف کسی مزید تجسّس اور تحقیق کی تلقین نہ فرمائی اور وہیں بیٹھ کر اپنے عشاق کے ہاتھ اپنے مبارک ہاتھوں میں لے کر بیعت کے پرہدایت الفاظ دہرا دئے۔ دل مسرت و ایمان سے چھلک اٹھے، آنکھیں خمار نور سے اُبل پڑیں، ایسی کہ حضرت ابا جان کو اپنے مشفق استاد کا تحریری بیعت والا ورقعہ بھی پیش کرنا یاد نہ رہا لیکن جونہی وہ حبیب لبیب نگاہوں سے اوجھل ہوا یہ ایمان افروز نظارہ بدلا، حضرت اباجان کو احساس ادائیگی فرض نے جھنجھوڑا۔ فوراً اٹھے اور دروازے پر جا دستک دی۔ خادم باہر آیا۔ عرض کی حضرت صاحب تک یہ التجا پہنچاؤ کہ ایک لحہ کے لئے باہر تشریف لائیں ایک پیغام دینا ہے۔ خادم اندر سے جواب لایا کہ پیغام اسی کو دے دیا جائے۔ دوبارہ التجا کی پیغام تحریری ہے اور اس کے متعلق تاکید ہے کہ حضور ہی کے ہاتھوں میں دیا جائے۔ اللہ رے عشق کے راز نیاز۔ ایک ملاقات ہی میں نصیب عشق آسمانوں پر جا پہنچا۔ حضور باہر تشریف لائے۔ سر پر عمامہ نہ تھا۔ ایک قدم صحن مسجد میں تھا تو ایک باہر۔ حضرت اباجان نے تحریری بیعت والا رقعہ پیش کیا۔ حضور نے مطالعہ کے بعد خفیف سے ابتسام کے ساتھ فرمایا "مولوی صاحب سے کہیں کہ اب وہ غزنوی باغ کی بجائے احمدی باغ کی بلبل ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں زیرہ میں بہت جلد ایک مضبوط اور مخلص جماعت دے گا"۔

اور زیرہ کا ہر محلّہ اور ہر گلی بلکہ اس کا ذرّہ ذرّہ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے مسیح موعود کے ارشاد کے طفیل واقعی ایک مضبوط اور مخلص و بااثر جماعت عطا فرمائی۔ جس کی وہاں اپنی ایک خوبصورت مسجد تھی، اپنی عیدگاہ تھی جس میں ہر طبقے، درجے اور سلیقے کی افراد شامل تھے۔ اور قصبے کی میونسپلٹی کے تین ممبروں میں سے اکثر دو ممبر اس ساٹھ گھروں والی جماعت کے ہوتے تھے۔

مَیں کن الفاظ میں بیان کروں کہ حضرت اباجان حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حضرت مولوی صاحب والا رقعہ پیش کرنے کا یہ واقعہ بار بار کیسی لذت اور سرور کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے۔ پھر پاکیزہ مشاہدہ پر یہ اظہار مسرت و بہجت کہ ان آنکھوں نے اپنے آقا و مولا کو ننگے سر (بغیر عمامہ کے) بھی دیکھا ہے۔ اور یہ بھی کہ جب ہم قادیان سے لوٹے تو تاثیر و تاثر کا یہ عالم تھا کہ بس جس سے بھی ذکر چھیڑا گھائل ہو گیا۔ حضرت مولوی صاحب کو لمبی عمر نصیب نہ ہوئی لیکن وہ اپنے فیض تربیت سے اپنے شاگرد رشید کے قلب و ذہن میں احمدیت کے ساتھ ایک ایسا عشق اور والہیت بھر گئے کہ احمدیت ہی ان کا اوڑھنا بچھونا بن کر رہ گئی اور اس سے لو ہی زندگی کا سب سے بڑا مطمح نظر ہو کر رہ گیا۔ اس کے چند سال بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی صحبت بابرکت کے تاثر و نقش مجھے یاد نہیں کہ ان سے کسی شخص نے کسی موضوع پر کوئی بات کی ہو اور آپ نے تیسرے یا چوتھے فقرے ہی میں حضرت مسیح موعودؑ، حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ایمان افروز ذکر نہ چھیڑ دیا ہو۔ اور یقیناً اسی تڑپ اور انعام کا حاصل ہے کہ قصبہ زیرہ کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دریا کے کنارے پر واقعہ زیرہ، فیروزپور اور قصور کے درجنوں دیہات میں آپ کے ہاتھوں سے احمدیت کی تخم ریزی کرائی اور وہاں مخلص جماعتیں قائم ہوئیں اور آپ کے دل میں حضرت مسیح موعودؑ کے مقدس مشن کی اشاعت و دعوت الی اللہ کی لگن زندگی کا مقصد وحید بن کر جاگزیں ہو گئی۔

حضرت ابا جان کا انداز دعوت الی اللہ آپ کے مزاج اور لباس کی طرح نہایت سادہ، پرسوز اور درد آفریں ہوتا تھا۔ وہ ہر دوسرے تیسرے مہینے مختلف امراض کے لئے ادویہ کا ایک صندوقچہ بھر کر دعوت الی اللہ کے دورہ کے لئے نکل کھڑے ہوتے اور قریہ قریہ دیہہ بہ دیہہ پھر کر بیمار انسانیت کی خدمت بھی بجا لاتے اور ساتھ کے ساتھ تشنہ روحانیت دنیا تک امام الزمان کے ظہور پرنور کا مژدہ جانفزا بھی پہنچاتے۔ لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے، اسکا ترجمہ و تفسیر ذہن نشین کراتے، احادیث نبوی کا درس دیتے اور یوں آہستہ آہستہ غیر محسوس طور پر دلوں میں دین کی چنگاری سلگاتے چلے جاتے۔

دعوت الی اللہ کے لئے آپ کا انتخاب بھی عام طور پر انوکھا، سادہ اور دوسروں سے مختلف ہوتا تھا۔ آپ دعوت الی اللہ کے لئے عام طور پر ایسی روحیں اور دل چنتے جن پر دوسروں کی نگاہ کم از کم پڑتی ہو اور جو دنیا والوں کی نگاہ میں بڑے کم مایہ اور معمولی ہوتے مگر احمدیت کی جلا پاتے ہی یہ ذرّے آفتاب بن جاتے کہ دیکھنے والوں کی نگاہیں خیرہ ہو جاتیں۔ اس طرح دو ایک چکروں کے بعد نومبر کی پہلی یا دوسری تاریخ ہی کو گھر سے نکل کھڑے

ہوتے۔ سال کے اس آخری دورہ میں زیر دعوت الی اللہ دلوں کے روحانی استحکام کا جائزہ لیتے، ان کے ذہنوں کے اشکال و شبہات کھنگالتے، انہیں دور کرتے۔ جلسہ سالانہ کی برکات ذہن نشین کراتے، دین کی اجتماعی شان و شوکت کا نظارہ کھینچتے اور یوں پھرتے پھراتے ہفتہ کی مسافت کے بعد دارالامان پہنچتے تو ان کے ساتھ ہر سال پندرہ بیس واردان کا قافلہ ہوتا جس میں سے اکثر آٹھ دس بیعت کر جاتے تو باقی آئندہ سالوں کے لئے پوری طرح تیار ہو جاتے اور ان کے دل احمدیت کے متعلق خوش ظنیوں سے بھر جاتے اور یوں ہر سال چراغ سے چراغ جلتا چلا جاتا۔

گھر میں بشمول (حضرت والدہ محترمہ مرحومہ) سب کو قرآن کریم کا ترجمہ آپ نے خود پڑھایا۔ حضرت مسیح موعود کا اردو، عربی اور فارسی کلام آپ کو کم و بیش تین چوتھائی از بر تھا۔ بلکہ حضور کی اردو درّثمین کی دو تہائی نظمیں تو ہم تینوں بھائیوں کو جن میں مجھ سے بڑے محمد اقبال (جو احمدیت کے فدائی تھے اور ۴؍دسمبر ۱۹۳۳ء کو اللہ کو پیارے ہوگئے) میٹرک پاس کرنے کے قبل ہی از بر تھیں اور حضور کے عربی قصیدہ الہامیہ کا شب و روز ورد تو حضرت اباجان کا معمول تھا۔

میرے چھوٹے بھائی (محمد بشیر مرحوم) نے چوتھی جماعت ہی میں قرآن کریم حفظ کرنا شروع کر دیا تھا۔ ان کی قراءت میں جاذبیت تھی۔ اس لئے ہمارے قصبے کے بیشتر جلسے عموماً گھر کے افراد ہی سے ہو جایا کرتے تھے۔ محمد بشیر تلاوت کرتے، مَیں نظم پڑھتا اور حضرت اباجان تقریر فرما دیتے۔

سبحان اللہ! کیسی خوشگوار ہیں یہ یادیں اور کس قدر ایمان افروز ہے یہ ذکر جس سے زندگی اب تمام عمر کسب سکون و طمانیت کرے گی۔ بھلا اب یہ سر تاپا متوکل داعی الی اللہ ہستیاں اور احمدیت کی چلتی پھرتی تصویریں کہاں!

آپ کو یہ سن کر شاید حیرت ہو کہ علمِ دین میں ایسا شغف اور دسترس رکھنے والا میرا درویش باپ دنیا کے معاملات میں ایسا بے نیاز اور بے پرواہ تھا کہ ایک روپے کی ریزگاری گنتے ہوئے بھی غلطی کھا جاتا تھا۔ بازار والے اسے جیسا چاہتے سڑا بسا سودا دے دیتے اور وہ لے آتے۔ جتنے پیسے لوٹاتے لے کر گھر چلے آتے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب ایک دفعہ مسلسل دو چار دن گھر میں اسی قسم کا ذکر سننے میں آیا تو ایک دن میرے چھوٹے بھائی نے دریافت کیا۔ اباجان عام زندگی میں تو آپ اچھے اور برے آلوؤں میں بھی پہچان نہیں کر سکتے، آپ نے وقت کے امام کو کیسے پہچان لیا تھا؟ تو آپ نے اپنے روایتی تبسم کے بعد فرمایا: ”بیٹا وہ تو چہرہ ہی ایسی کھلی اور پاکیزہ کتاب کی طرح تھا کہ اس پر نگاہ ڈالتے ہی تمام شکوک و شبہات دور ہو جاتے اور ذہن کی تمام گرہیں کھل جاتی تھیں“۔ اور یہ کہتے ہوئے حلق روندھ گیا، آنکھیں ڈبڈبا اٹھیں اور ماحول پر ایک ایمان افروز تاثر حاوی ہو گیا۔

جو مل جاتا شکر ایزد کے ساتھ کھا لیتے۔ جو میسر آ جاتا الحمدللہ کہہ کر پہن لیتے۔ اور یہ یقیناً اسی تشکر و توکل ہی کا کرشمہ ہے کہ محدود آمدنیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہم سب کی سفید پوشی کا بھرم اب تک قائم رکھا۔ سلسلہ کی تمام اہم مالیاتی تحریکوں میں حسب خواہش حصہ لینے کی توفیق سے نوازا۔ اور آج تک کبھی کسی ایسی ضرورت اور احتیاج میں مبتلا نہیں کیا جو عزتِ نفس مجروح ہونے کے بعد پوری ہونے والی ہو۔ اور یہ اسی بلند و برتر کا فضل ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی برکت اور حضرت اباجان کی کوششوں اور دعاؤں کے طفیل گھر کے تمام افراد ایک دوسرے سے بڑھ کر احمدیت سے دعویٰ شیفتگی رکھنے والے ہیں (اللّٰھم زد فزد)۔ میرا خدا اس نعمت کو ہماری آئندہ نسلوں کے لئے بھی مختص اور دائمی کر دے۔ (آمین)

۱۹۴۷ء میں جہاں دوسرے زخم لگے وہاں حضرت اباجان سے اپنا مخصوص حلقہ دعوت الی اللہ بھی چھن گیا۔ اس پر دوسرا ستم یہ ہوا کہ ان کا درویش مزاج ادھر کی افراتفریوں میں ایک لحظہ کے لئے بھی نہ کھپ سکا۔ طبیعت کا یہی ملال اور گھٹن ۱۹۵۵ء کے اواخر میں انحطاط صحت کی صورت میں نمودار ہونے شروع ہو گئے۔ ذیابیطس صحت کی چمک دمک کو دیمک بن کر چاٹ گئی لیکن دینی معلومات میں اب بھی کوئی کمی نہ تھی۔ اور ہم بھی دنیا و مافیھا سے بے نیاز ان مضبوط اور بابرکت دعاؤں کی ڈھال کے سہارے زندگی کے معمولات و مشاغل کو حسب سابق نباہتے چلے جا رہے تھے کہ دسمبر ۱۹۶۲ء میں ان مستقل عارضوں میں ذات الجنب کا اضافہ ہو گیا جس کے باعث بمشکل ۱۹۶۲ء کے جلسہ سالانہ میں صرف دو دن کے لئے حاضری دے سکا اور عزیزم محمد بشیر (مرحوم) کو ان کی خدمت میں رہتے ہوئے پورے جلسے کی قربانی دینی پڑی۔

یہ پہلا رمضان تھا کہ آپ نقاہت و انحطاط کے باعث روزے نہ رکھ سکے۔ لہذا فدیہ دیا گیا۔ اب تو چند ہفتوں سے گفتگو کا بھی یہ رنگ اور انداز تھا کہ اس سے فراق دائمی کی پیش خبریاں صاف پڑھی جا سکتی تھیں۔ یہاں تک کہ ۲۱؍مارچ ۱۹۶۳ء کو اپنی رہائش گاہ (۳ ٹمپل روڈ لاہور) میں علی الصبح تہجد کے وقت (تین بج کر پچیس منٹ پر) حضرت مسیح موعودؑ کا یہ وارفتہ و شیدا خادم ہمیں ملال و یاس میں گم سم چھوڑ کر اپنے حبیب و مقتدا کی جانب پرواز کر گیا۔ وہ درویش و محبوب باپ جس نے تمام عمر اپنے بیٹوں کے لئے اپنے سے کہیں زیادہ دینی و دنیوی عزت و سربلندی کی دعائیں مانگیں۔

نزع کی کیفیت صرف چند ثانیوں کے لئے ہی طاری رہی۔ اتنے مختصر عرصہ کے لئے ہم اپنے سے پندرہ بیس گز پر رہنے والی ہمشیرہ کو بھی نہ بلوا سکے۔ بس جسم کے بالائی حصہ میں خفیف سے تناؤ کے ساتھ ایک معمولی سی ہچکی لی اور پھر دو لمبے لمبے سانس اور کلمہ طیبہ کے ورد کے دوران ہی مسیح موعودؑ کی یہ نشانی (جو ہمارے لئے ان گنت برکتوں اور سعادتوں کا خزانہ تھی) داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے رفیق اعلیٰ کے حضور پہنچ گئی۔

یااللہ رحم۔ حضرت اباجان کے سفر آخرت کا ذکر نوک خامہ پر کیا آیا، زندگی کی کایا پلٹ جانے کا نقشہ نگاہوں میں گھوم گیا۔ اپنی رستی بستی دنیا کے متزلزل ہو جانے کا کربناک نظارہ ایک بار پھر یاد آ گیا۔ ان دعاؤں سے محرومی اور مسلسل محرومی کا تصور پیازی اشک بن بن کر دامن کو تر کرنے لگے۔

زہے نصیب یہ اشک؟

آنکھوں کو پھر یہ اشک بھی شاید نہ ہوں نصیب
رو رو کے تجھ کو وقت سفر دیکھتے تو ہیں

اور اب آگے لکھنے کا یارا نہیں۔ لہذا باقی پھر۔ مبادا ضبط کے ٹانکے ٹوٹ جائیں۔ صبر کا پیمانہ چھلک اٹھے احساس کے سوتے پھوٹ بہیں اور دل اشک بن بن کر آنکھوں کے روزنوں سے رسنا اور بہنا شروع ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ میرے اباجان کو اپنے قرب خاص سے نوازے، کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیش از بیش خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ، ۱۷؍نومبر ۲۰۰۰ء)

قرآن کریم کو نہ سمجھنے کا عذر

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”بعض نادان لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم قرآن شریف کو نہیں سمجھ سکتے اس واسطے اس کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہئے کہ یہ بہت مشکل ہے۔ یہ ان کی غلطی ہے۔ قرآن شریف نے اعتقادی مسائل کو ایسی فصاحت کے ساتھ سمجھایا ہے جو بے مثل اور بے مانند ہے اور اس کے دلائل دلوں پر اثر ڈالتے ہیں۔

یہ قرآن ایسا بلیغ اور فصیح ہے کہ عرب کے بادیہ نشینوں کو جو بالکل اَن پڑھ تھے سمجھا دیا تو پھر آپ کیونکر اس کو نہیں سمجھ سکتے“۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۲۸)

(مرسلہ: ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد، تعلیم القرآن وقف عارضی)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

Important notice for MTA Viewers in Europe

MTA International will be ending its analogue transmission on Intelsat 601 for viewers in Europe on August 2001.

MTA viewers in Europe can continue to watch MTA in Digital on Eutelsat Hotbird 4, for this, a digital decoder is required and the satellite dish will have to be adjusted to receive the signal. The parameters of this satellite are given below:

Position	13 degree East
Vide Frequency	10722 MHz
Polarisation	Horizontal
Symbol Rate	29900
FEC	3/4
Video PID	Auto
Audio PID	Auto
PCR PID	Auto

MTA is already broadcasting on the above satellite. So viewers in Europe can switch over to digital now.

Please consult your local dealer for the required hardware.

(Chairman MTA International)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

بقیہ: جلسہ سالانہ بورکینافاسو
از صفحہ ۱۶

جلسہ نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ اسی نمائش میں الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھیاں، جناح کیپ اور جماعت بورکینافاسو کے تیار کردہ وال کلاک برائے

جلسہ سالانہ بورکینافاسو کے موقع پر کچھ احباب۔ جماعت وایو گیا کے مشن ہاؤس کے باہر

فروخت رکھے گئے۔ اس نمائش میں خاکسار شکیل احمد صدیقی کے ساتھ مکرم محمد امین بلوچ صاحب مربی سلسلہ و محترم فاروق احمد رانا صاحب مربی سلسلہ نے بے حد تعاون فرمایا اور بہترین رنگ میں نمائش کو کامیاب بنایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزا۔

جلسہ کے گیٹ سے آگے آئیں تو چند گز کے فاصلہ پر ایک خوبصورت چوک جو کہ

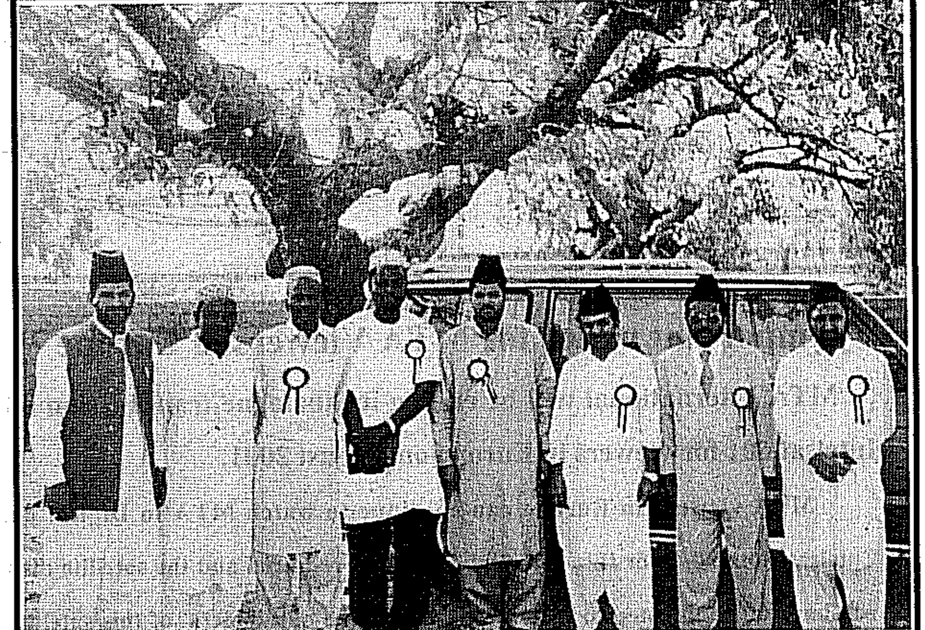
جلسہ سالانہ بورکینافاسو کے شامل ہونے والے امراء کرام اور مبلغین سلسلہ

جھنڈیوں اور روشنیوں سے مزین تھا بنایا گیا جہاں سے مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ کے لئے الگ الگ راستہ جاتا تھا۔

☆......جلسہ گاہ مردانہ و زنانہ: جلسہ گاہ لکڑی کے بانسوں پر چٹائی کی چھت سے تیار کی گئی۔ یہ سب کام خدام نے خود دس دن کے مسلسل وقار عمل سے مکمل کیا۔ لجنہ کے لئے قریب ہی الگ جلسہ گاہ تیار کی گئی، پردے کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ گاہ میں روشنی کا عمدہ انتظام کیا گیا اور بیٹھنے کے لئے کرسیاں رکھی گئیں۔ سامنے ذرا اونچا سٹیج بنایا گیا جو رنگ برنگے بینرز سے مزین تھا۔ آواز بآسانی پہنچانے کے لئے لاؤڈ سپیکرز کا انتظام تھا۔ جلسہ کی تمام کارروائی ریکارڈ کی گئی۔

☆...... تقسیم طعام: کھانے کے اوقات میں کھانا تقسیم کرنے اور کھانے کے لئے الگ جگہ بنائی گئی۔ ریجنز کی تقسیم کرکے شاملین جلسہ تک کھانا پہنچایا گیا۔

☆......جائے نماز: نمازوں کی ادائیگی کے لئے بھی وسیع جگہ مردوزن کے لئے الگ الگ قائم کی گئی۔

☆......رہائش: مہمانان جلسہ کے لئے الگ کیمپ بنائے گئے یہ شامیانوں کی شکل میں وسیع کیمپ تھے۔ یہاں احباب ریجن وائز رہائش پذیر رہے۔ بعض متفرق جگہیں بھی بنائی گئیں۔ بجلی اور لاؤڈ سپیکرز وغیرہ کے لئے الگ شعبہ اور بیوت الخلاء بھی مردوزن کے لئے الگ الگ بنائے گئے۔ اسی طرح چند دفاتر بھی بنائے گئے تا انتظامات میں سہولت ہو۔

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALSNEEDS
☆......☆......☆
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

☆......رجسٹریشن: امسال جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کے لئے ایک رجسٹریشن کارڈ جاری کیا گیا تھا جو سینہ پر آویزاں کرنے کی ہدایت تھی۔ کارڈ پر شامل ہونے والے کا نام، جماعت کا نام، ریجن اور رجسٹریشن نمبر درج تھا۔ جلسہ میں شامل ہونے والوں کی حاضری بڑھانے کے لئے تمام ریجنل مربیان نے بہت محنت سے کام کیا۔

جلسہ کا پہلا دن

۱۶ر فروری بروز جمعہ جلسہ گاہ میں خطبہ جمعہ محترم عبدالرشید انور صاحب امیر آئیوری کوسٹ نے ارشاد فرمایا جس میں شامل ہونے والوں کو نصائح فرمائیں۔ اس کا رواں ترجمہ موالے زبان میں کیا گیا جبکہ بعدازاں خلاصۃً ترجمہ جولا اور فل فلڈے میں پیش کیا گیا۔

جماعتی روایات کے مطابق ساڑھے چار بجے شام لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر بورکینافاسو، امراء، مربیان، سنٹرل میئر کے نمائندہ، دیگر سرکاری محکمہ جات کے ڈائریکٹرز کے ہمراہ تشریف لائے۔ خدام لوائے احمدیت کے گرد حلقہ بنائے خدام الاحمدیہ کے مخصوص لباس میں کھڑے لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کر رہے تھے۔ مکرم امیر صاحب نے خدا کی وحدانیت کے نغمات اور دلوں سے اٹھنے والی دعاؤں کے ساتھ پرچم احمدیت لہرایا۔ بعد میں لمبی دعا کروائی۔ ملک کے نیشنل ٹیلی ویژن نے اس سارے منظر کو بڑے بھرپور رنگ میں ریکارڈ کیا اور خبروں میں اچھے انداز میں پیش کیا۔

لوائے احمدیت لہرانے کے بعد تمام احباب جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے اور افتتاحی تقریب کا آغاز مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب بورکینافاسو نے مہمانوں کی خدمت میں استقبالیہ پیش کیا جس کے بعد مکرم احمد جبرائیل سعید صاحب نائب امیر گھانا نے نہایت مؤثر خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے گھانا میں احمدیت کا آغاز اور قربانیوں کا ذکر فرمایا اور مالی قربانیوں کا خاص ذکر کرکے اس کی تحریک کی۔ ان کی تقریر کا فرنچ اور تین لوکل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اسکے بعد دعا ہوئی۔

نماز مغرب وعشاء اور رات کے کھانے کے بعد ویڈیو پروگرام تھا جس میں حضور انور ایدہ اللہ کے مختلف پروگراموں کی جھلکیاں اور لوکل زبان میں احمدیت کا پیغام پر مشتمل کیسٹ دکھائی گئی۔

دوسرا دن

ہفتہ کے روز صبح نماز تہجد کے لئے بیداری ہوئی۔ نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد نماز فجر ادا ہوئی جس کے بعد لوکل مشنری عبداللہ سانفو نے اطاعت کے موضوع پر درس دیا۔ اس کے بعد ناشتہ اور تیاری جلسہ کا وقفہ دیا گیا۔

ساڑھے نو بجے پہلے سیشن کا آغاز مکرم عبدالرشید صاحب انور امیر جماعت آئیوری کوسٹ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر مجلس نے "نظریہ جہاد" کے موضوع پر مدلل تقریر کی اور سامعین کے سامنے جہاد کی حقیقت واضح فرمائی۔ اس تقریر کا ترجمہ تینوں لوکل زبانوں میں کیا گیا۔ اس کے بعد آئیوری کوسٹ سے آنے والے مکرم قاسم طورے صاحب جنہیں اللہ تعالیٰ نے عمدہ آواز عطا فرمائی ہے، نے لوکل زبان میں نظمیں سناکر حاضرین سے داد وصول کی۔

بعدہ مکرم حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت بینن نے "مسلمانوں میں غیر اسلامی رسم ورواج" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کا ترجمہ بھی تینوں لوکل زبانوں میں کیا گیا۔

آپ کے بعد مکرم ڈاکٹر ذوالفقار احمد فضل صاحب کی تین بچیوں نے مل کر نظم "ہے دست قبلہ نما لاالٰہ الا اللہ" سنائی۔

دوسرا اجلاس

ساڑھے چار بجے دوسرا اجلاس مکرم حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت بینن کی صدارت میں شروع ہوا۔ "اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کا زندہ ثبوت الیگزانڈر ڈوئی" کے موضوع پر مکرم ابراہیم طورے صاحب نے تقریر کی جس کا لوکل زبانوں میں ترجمہ بھی ہوا۔ پھر مکرم قاسم طورے صاحب آف آئیوری کوسٹ نے نظم سنائی۔

تیسرا دن

۱۸ر فروری بروز اتوار حسب سابق نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم ابو بکر باندہ صاحب لوکل مشنری نے "نماز باجماعت کی اہمیت" کے موضوع پر درس دیا۔

ساڑھے نو بجے اس جلسہ کا اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم عبدالرشید انور صاحب نے "نظام خلافت اور اس کی اہمیت" کے موضوع پر خطاب کیا۔ یہ ایک دلنشیں اور علمی تقریر تھی۔ حسب پروگرام اس کے بعد علمی ترقی کے لئے سوال وجواب کا پروگرام رکھا گیا۔ احباب نے بکثرت سوالات لکھ کر بھجوائے۔ اس مجلس میں بعض نومبایعین نے ایمان افروز واقعات سنائے۔ اسی دوران ایک احمدی دوست سابق وزیر بلدیات مکرم یعقوبا باری صاحب تشریف لائے۔ اسی طرح دارالحکومت واگاڈوگو جس صوبہ میں واقع ہے اس صوبہ کی ہائی کمشنر بھی جلسہ میں تشریف لائیں اور سٹیج پر تشریف فرما ہوئیں۔

سوال وجواب کی مجلس کے بعد محترم امیر صاحب بینن اور امیر صاحب آئیوری کوسٹ نے اپنے اپنے نیک جذبات کا اظہار مختصر الفاظ میں کیا۔

بعدہ مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نے بورکینافاسو کی جماعت کو دنیا میں مثالی جماعت بننے کی تلقین کی اور عمدہ پیرایہ میں بعض نصائح فرمائیں۔

اس کے بعد صوبہ کی ہائی کمشنر نے مختصر خطاب میں کہا کہ مجھے یہاں شمولیت سے خوشی ہو رہی ہے۔ اس جلسہ میں دور دراز سے لوگوں نے آ کر یہاں ہمارے شہر کو اہمیت اور خوشی دی ہے۔ میں

اس کی شکر گزار ہوں۔

اختتامی تقریب کو نیشنل ٹی وی کے نمائندگان اور پریس رپورٹرز نے بڑے اچھے پیرایہ میں کوریج دی۔ الحمدللہ

آخر میں مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب،

نائب امیر جماعت احمدیہ گھانا خطاب فرمارہے ہیں

امیر و مشنری انچارج بورکینا فاسو نے تمام معزز امراء کرام ، سرکاری عہدیداران اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کا شکریہ ادا کیا جو کہ دور دراز سے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی قبول فرمائے اور جلسہ سالانہ کی وہ تمام دعائیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے کی تھیں ان کو ہم سب کے حق میں قبول فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد محترم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نائب امیر گھانا نے دعا کروائی۔

☆......☆......☆......☆

ہسپتال کا سنگ بنیاد

اس جلسہ کا ایک تاریخی پہلو یہ رہا کہ جماعت احمدیہ بورکینا فاسو کے پہلے تعمیر کئے جانے والے ہسپتال کا سنگ بنیاد جلسہ کے آخری دن رکھا گیا۔ یہ جلسہ اسی جگہ منعقد کیا گیا جو ہسپتال کے لئے خریدی گئی ہے۔ جلسہ میں شامل ہونے والے تمام معزز امراء، سرکاری عہدیداران ، ٹی وی اور پریس کے نمائندے اس موقع پر موجود تھے۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد سب سے پہلے محترم محمود ناصر ثاقب صاحب، امیر جماعت بورکینا فاسو نے سنگ بنیاد رکھا۔ پھر صوبہ کی میئر نے اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے مہمان امراء کرام اور پھر ڈاکٹر فضل محمود بھنوں اور ڈاکٹر ذوالفقار فضل صاحب نے سنگ بنیاد رکھا۔ پھر دعا کروائی گئی۔

اس موقعہ پر صوبہ کی ہائی کمشنر نے ٹی وی انٹرویو ریکارڈ کروایا۔

جلسہ سالانہ پر ایک نظر

افسر جلسہ سالانہ محترم رشید تراوے صاحب نے بھرپور محنت کر کے مسلسل کئی روز ۵۰ سے زائد خدام و انصار کے ساتھ وقار عمل کر کے جلسہ کے انتظامات مکمل کئے۔ مختصر جائزہ کچھ یوں ہے:

☆...... گزشتہ سال ۱۷ جماعتوں سے ۷۸۱۔ افراد حاضر تھے جبکہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۴۷ جماعتوں سے ۲۰۴۰۔ افراد حاضر ہوئے۔ الحمدللہ

☆...... نیشنل ٹی وی TNB نے جلسہ کے افتتاح کی خبر پہلے دن دو دفعہ چار چار منٹ کے لئے نشر کی جس میں لوائے احمدیت لہرانے، افتتاحی اجلاس، حاضرین جلسہ کی بعض جھلکیاں اور محترم عبدالرشید انور صاحب کا انٹرویو نشر کیا۔ اسی طرح لوکل زبان میں عبدالکریم صاحب کا انٹرویو ریڈیو پر نشر کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام خبروں میں احمدیہ پریس کانفرنس کی خبریں نمایاں طور پر پیش کی گئیں۔ اسی طرح سات اخبارات نے جلسہ کے پروگراموں کو کوریج دی۔

☆...... جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والی سرکاری شخصیات میں سنٹرل میئر واگاڈوگو کے نائب میئر، مقامی نابہ، ہائی کمشنر کدگو اور دیگر معززین شہر تھے۔ خدا کے فضل و کرم سے احباب جماعت بورکینا فاسو نے جلسہ سالانہ کے لئے ایک ملین تین فرانک سیفا چندہ ادا کیا۔

☆...... گھانا، آئیوری کوسٹ اور بینن سے آنے والے وفود کو دیکھ کر ایک بوڑھے نومبائع نے کہا کہ "ان کو دیکھ کر آج مجھے یقین ہو گیا ہے کہ احمدیت اتنی مضبوط ہے"۔ اسی طرح ایک بوڑھے نومبائع جو جلسہ میں شامل تھے اور اپنے علاقے میں گہرا اثر و رسوخ رکھتے ہیں کہنے لگے "یہاں آنے سے پہلے لوگوں نے مجھے ڈرایا کہ وہاں ایک ایک کر کے احمدی قتل کر دیا جاتا ہے، تم نہ جاؤ تم بھی قتل کر دئے جاؤ گے"۔ انہوں نے یہاں جلسہ کا منظر دیکھ کر کہا کہ خدا گواہ ہے کہ مجھے جو زندگی ان تین دنوں میں ملی ہے وہ گزشتہ ساری عمر میں نہیں ملی۔ اب میں ایسی زندگی لے کر جا رہا ہوں جو سب میں تقسیم کرونگا"۔ ہمارے یہ نومبائع احمدی ۵۰۰ کلومیٹر سے زائد سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔

آٹھ دوست تین سو کلومیٹر سے زائد سفر سائیکلوں پر طے کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ سب سے زیادہ فاصلے سے جو وفد آیا وہ ۲۵۰۔ افراد پر مشتمل تھا جو ۵۰۰ کلومیٹر دور سے سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔

☆...... جلسہ سالانہ کی تقاریر کے دوران خدا کے فضل سے نعرہائے تکبیر، اسلام احمدیت زندہ باد، اور دیگر اسلامی نعرے بلند ہوتے اور دلوں میں نیا جوش پیدا کرتے رہے۔

☆...... ہر تقریر کا تین لوکل زبانوں میں ترجمہ گو کہ طوالت کا باعث رہا مگر خدا کے فضل سے جلسہ میں شامل ہونے والے ہر فرد تک پیغام پہنچانے کا بہترین گر ثابت ہوا۔

یقیناً یہ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے جاری فرمودہ جلسہ کی نیابت میں روحانی پیاسوں کی پیاس بجھانے اور نئے آنیوالوں کی اخلاص میں ترقی کا باعث ہوگا۔ انشاءاللہ۔

تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک مقاصد کو پورا فرمائے، اس میں شامل ہونے والوں کے اخلاص و ایمان میں ترقی عطا فرمائے اور اس جلسہ کی برکات ملک کے طول و عرض میں پھیل جائیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی جناب سے آئندہ بھی اس سے بھی بہتر اور باثمر مساعی کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔

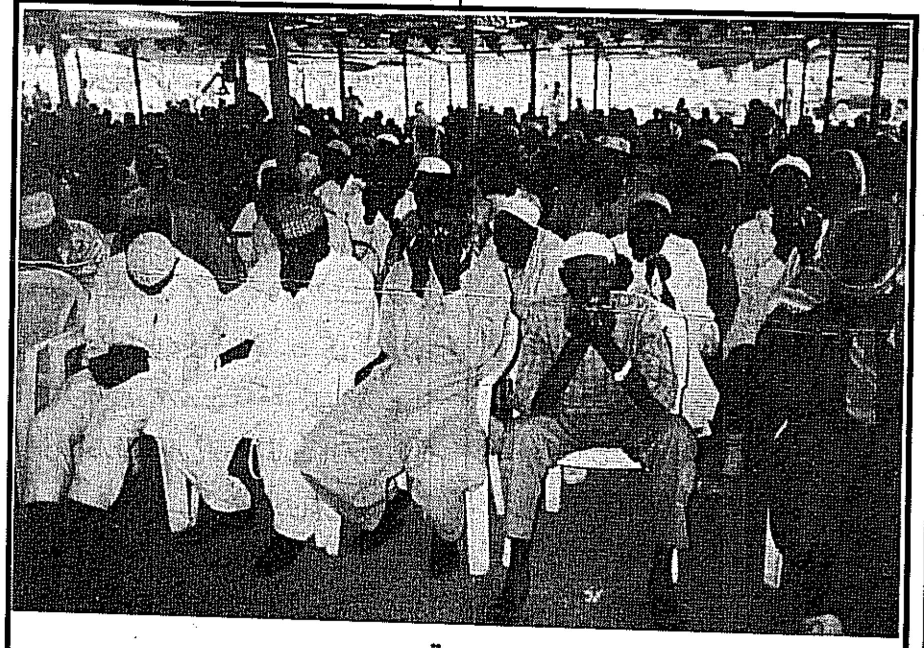

جلسہ سالانہ بورکینا فاسو کے موقع پر اختتامی دعا کا ایک منظر

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔

طیّب فوڈز لندن

شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے موقع پر

اعلیٰ، معیاری کھانوں کا مناسب داموں انتظام کیا جاتا ہے

نیز گھریلو استعمال کے لئے فروزن سیخ / شامی کباب اور کاغذی سموسے بھی دستیاب ہیں

ہمارا نام اعلیٰ معیار کی ضمانت

TAYYAB FOODS LONDON

Tel: 020 8390 3862 + 079 3268 3203

Microsoft certified professional IT training Center

Ehrharstr.4 , 30455 Hannover (Germany)

Tel: 0049-511-7681358 Fax: 0049-511-7681359

E-mail:Khalid @t-online.de and profiit.it.tranicenter @ online.de

Website:WWW profittraining.de and www.profi-it-traniingcenter.itgo.com

For Summerprogramme last registration date 30-06.2001

Note: Our all courses will be offered in English

MCSC:Microsoft Certified System Engneer Update for NT.4

MCSE: Microsoft Certified System Engneer Windows 2000 Professional

MCBDA: Microsoft Databank Administrator

CCNA: Cisco Certified Network Associate

CCNP: Cisco Certified Network Professional

Oracle 8i (BDA) Oracle Databank Administrator

Oracle Professional Developer

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں "امام غزالیؒ آنحضرت ﷺ کے باغ کا ایک پودا تھے جن سے اسلام کی اعلیٰ درجہ کی خوشبو آتی ہے۔ امام غزالیؒ نے اپنے زمانے میں کتنی عزت پائی!۔ بادشاہ جوتیاں سامنے رکھنے میں عزت محسوس کرتے تھے۔ یہ عزت اُن کی اسلام ہی کی وجہ سے تھی"۔ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲؍مارچ ۲۰۰۰ء میں حضرت امام غزالیؒ کا تعارف، سوانح اور تالیفات کا ذکر مکرم نعیم طاہر سون صاحب نے اپنے مضمون میں کیا ہے۔

آپؒ کا نام محمد بن محمد بن احمد تھا۔ لقب حجۃالاسلام، عرف غزالی تھا۔ خراسان کے علاقے میں طوس کے ضلع طاہران میں ۴۵۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد محترم سوت بیچتے تھے اور چونکہ غزل کے معنی کاتنے کے ہیں اس لئے غزالی کہلائے۔ امام غزالیؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے شہر سے حاصل کی اور پھر جرجان تشریف لے گئے اور امام ابونصر اسماعیلی سے تحصیل علم کیا۔ آپ نے اپنے استاد کے نوٹس اپنی کاپی پر درج کئے۔ جب واپسی کا سفر اختیار کیا تو راستہ میں ڈاکہ پڑا اور ڈاکو آپؒ کی یادداشتیں بھی ساتھ لے گئے۔ آپؒ ڈاکوؤں کے سردار کے پاس گئے اور کہا کہ مَیں اپنے سامان میں سے صرف اپنے استاد کی یادداشتوں کا مجموعہ مانگتا ہوں۔ وہ ہنس پڑا اور کہا کہ تم نے خاک سیکھا جبکہ تمہاری حالت یہ ہے کہ ایک کاغذ نہ رہا تو تم کورے رہ گئے۔ یہ کہہ کر اس نے مجموعہ واپس کردیا لیکن امام صاحبؒ پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ وطن پہنچ کر وہ سارا مجموعہ زبانی حفظ کرلیا۔

اُس زمانہ میں علم کے دو بڑے مراکز تھے، نیشاپور اور بغداد۔ حضرت امام غزالیؒ نیشاپور تشریف لے گئے اور امام الحرمین کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ وہ بڑے پائے کے عالم تھے اور چونکہ مکہ اور مدینہ سے فتوے اُن کے پاس آتے تھے اسلئے وہ امام الحرمین کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ انہوں نے امام غزالیؒ کے بارہ میں کہا کہ یہ علم کے دریائے زخار ہیں۔ اُن کے انتقال کے بعد جب امام غزالیؒ نیشاپور سے نکلے تو آپؒ کی عمر صرف ۲۸ برس تھی لیکن اسلامی دنیا میں آپؒ کے پائے کا دوسرا عالم کوئی نہ تھا۔ پھر آپ نظام الملک کے دربار میں پہنچے۔ یہاں سینکڑوں علماء تھے جن کے ساتھ آپؒ کے بہت سے مباحثات ہوئے مگر ہر مباحثے میں آپؒ ہی غالب رہے۔ اس کامیابی سے آپؒ کو عظیم شہرت حاصل ہوئی اور نظام الملک نے آپؒ کو نظامیہ میں بطور مدرس رکھ لیا۔ اس وقت آپؒ ۳۴ برس کے تھے۔ آپؒ کے درس میں تین سو بلند پایہ علماء تحصیل علم کے لئے حاضر رہتے تھے۔ امام غزالیؒ تمام علوم کے ماہر اور ہر فن میں امام کا درجہ رکھتے تھے اور حجۃالاسلام کے اعزاز کے صحیح مستحق تھے۔

آپؒ فرماتے ہیں کہ بیس سال کی عمر میں مَیں نے ہر مذہب اور گروہ کے عقائد کا تفصیلی مطالعہ کیا تاکہ حق و باطل میں امتیاز حاصل کرسکوں حتی کہ ہر باطنی، ظاہری، فلسفی، متکلم اور صوفی وغیرہ سے ملاقات کرکے بھی حالات معلوم کئے۔ میرے نزدیک متلاشیانِ حق کی چار اقسام ہیں یعنی متکلمین (جو خود کو اہل نظر گردانتے ہیں)، باطنیہ (جن کا خیال ہے کہ انوار و معارف کا اکتساب صرف امام معصوم سے ہی ہوسکتا ہے)، فلاسفہ (جو خود کو اہل منطق اور اہل برہان قرار دیتے ہیں) اور صوفیاء (جن کا دعویٰ ہے کہ وہ مکاشفہ و مشاہدہ سے بہرہ ور ہیں۔ مَیں نے دل میں کہا کہ حق ان چار اقسام ہی میں بندھے ہیں۔ امام غزالیؒ مذکورہ چاروں پر بحث کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میرے سامنے یہ بھی منکشف ہوگیا کہ اخروی سعادت تقویٰ اختیار کرنے اور نفسانی خواہشات کو ختم کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی اور تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ قلب، دنیاوی علائق سے علیحدہ ہوجائے اور پوری توجہ اور ہمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان دے۔

چنانچہ آپؒ نے اپنا کچھ مال بچوں کے لئے رکھ کر باقی خیرات کردیا اور پھر بغداد چھوڑ کر شام اور حجاز کے سفر پر نکل کھڑے ہوئے۔ کئی صوفیاء کی خدمت میں رہے، حضرت شیخ ابو علی فارمدیؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ مصر بھی تشریف لے گئے اور فلسطین جاکر حضرت ابراہیمؑ کے مزار پر حاضر ہوکر تین باتوں کا عہد کیا کہ کسی بادشاہ کے دربار میں نہیں جائیں گے، کسی بادشاہ کا عطیہ قبول نہیں کریں گے اور کسی سے مناظرہ و مباحثہ نہیں کریں گے۔

۱۴؍جمادی الثانی ۵۰۵ ہجری بروز پیر کی صبح طاہران کے مقام پر امام غزالیؒ بستر سے اٹھے، وضو کرکے نماز پڑھی، پھر کفن منگواکر آنکھوں سے لگایا اور کہا: آقا کا حکم سر آنکھوں پر۔ یہ کہہ کر لیٹ گئے۔ لوگوں نے دیکھا تو فوت ہوچکے تھے۔ طاہران میں ہی تدفین عمل میں آئی۔

آپؒ کی اولاد میں چند لڑکیاں تھیں۔ البتہ شاگرد ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ محمد بن تومرت بھی اُن میں سے ایک تھا جس نے سپین میں خاندان تاشفین کو مٹاکر ایک عظیم الشان سلطنت کی بنیاد رکھی۔ حافظ ابن عساکرؒ اور بہت سے بلند پایہ علماء آپؒ کا شاگرد ہونے پر فخر محسوس کرتے تھے۔ آپؒ نے متعدد تصانیف بھی قلم بند فرمائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امام غزالیؒ کے حوالہ سے اُن کے زمانہ کے پیروں فقیروں کی ریاکاری کے حالات بیان کئے ہیں اور فرمایا کہ آج کے پیر اور پیرزادے بھی ایسے ہی ریاکار ہیں کیونکہ خداوالوں کو مخلوق کی پروا نہیں ہوتی۔ خدا اُس کی تائید اور نصرت فرماتا ہے اور وہ اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اور جانتا ہے کہ وہ خدا خود اپنی مخلوق کو اُس کے ساتھ کردے گا۔ یہی سرّ ہے کہ انبیاء علیہم السلام خلوت کو پسند کرتے ہیں اور مَیں یقیناً اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ وہ ہرگز پسند نہیں کرتے کہ باہر نکلیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو مجبور کرتا ہے اور پکڑ پکڑ کر باہر نکالتا ہے۔

حضرت یونس امرے علیہ الرحمۃ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۴؍مارچ ۲۰۰۰ء میں ترک صوفی شاعر حضرت یونس امرےؒ کے بارہ میں ایک مضمون مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت یونس امرےؒ کے حالات زندگی پر یقین سے کچھ کہنا مشکل ہے۔ خیال ہے کہ آپؒ ۱۲۳۸ء میں پیدا ہوئے اور ۱۳۲۰ء میں وفات پائی۔ یہ بھی اندازہ لگایا گیا ہے کہ آپ "صارے قوئے" نامی گاؤں میں پیدا ہوئے جس کا موجودہ نام "صاری قاراماں قوئے" ہے۔ آپؒ ایک غریب آدمی تھے اور گاؤں میں مزارع کی حیثیت سے رہائش پذیر تھے، ہل چلاکر گزراوقات کیا کرتے تھے۔ امرے کے معانی ہیں دوست، محبوب اور عاشق۔ یعنی فاعلی اور مفعولی دونوں حالتیں اس میں پائی جاتی ہیں۔

مشہور ہے کہ آپؒ کے زمانہ میں شدید قحط پڑا۔ قحط سے مضطرب ہوکر آپؒ ایک درویش حاجی بکطاشؒ کے پاس پہنچے۔ رقم پاس نہیں تھی اور درویش کے پاس خالی ہاتھ بھی نہیں جانا چاہتے تھے اس لئے جنگل سے کچھ پھل توڑ لئے۔ حاجی بکطاشؒ نے پوچھا کہ تم گندم لینا چاہتے ہو یا ہمت۔ یہ سوال تین دفعہ پوچھا۔ آپؒ نے کہا: گندم۔ چنانچہ آپؒ کو ایک بوری گندم دیدی گئی۔ جب آپؒ واپس روانہ ہوئے تو آپؒ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ دوبارہ حاضر ہوکر اظہار ندامت کیا اور ہمت طلب کی۔ حاجی بکطاشؒ نے فرمایا کہ اب تمہاری خواہش "طاپدوق امرے" کی خدمت میں حاضر ہونے سے پوری ہوگی۔ چنانچہ آپؒ طاپدوق امرےؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کرکے مریدوں میں شامل ہوگئے۔ چالیس سال تک اپنے شیخ طریقت کی خدمت کی۔ اسی دوران آپؒ کی شادی بھی طاپدوق امرےؒ کی بیٹی سے ہوگئی۔ بعدازاں آپؒ واپس اپنے گاؤں لوٹے اور کچھ عرصہ بعد وہیں وفات پائی۔

آپؒ کا کلام دو کتابوں پر مشتمل ہے۔ ایک کتاب نصائح پر مشتمل ہے جس میں قریباً ساٹھ نظمیں ہیں۔ دوسری کتاب میں بعض ایسے شعراء کا کلام بھی شامل ہوگیا ہے جن کا نام بھی یونس تھا۔ محققین نے آپؒ کی نظموں کی تعداد ۳۳۰ بتائی ہے۔ آپؒ کو ترک تصوف کے بڑے اساتذہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ اگرچہ آپؒ کے کسی سکول میں باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کا علم نہیں ہوتا لیکن اشعار سے واضح ہوتا ہے کہ آپ صاحب علم تھے۔ آپؒ کے اشعار میں عربی اور فارسی ترکیبیں اور قرآن کریم کی آیات کے حوالے بکثرت موجود ہیں۔ حضرت سعدی شیرازیؒ کی بعض نظموں کا منظوم ترجمہ بھی آپؒ کے کلام کا حصہ ہے۔ اسی طرح متعدد صوفیاء کا ذکر ہے۔ آپ تفسیر، حدیث اور دیگر اسلامی علوم سے بھی واقف نظر آتے ہیں۔ آپؒ نے حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کی بھی زیارت کی۔ آپؒ کے کلام میں زندگی، موت، فقیری، غنا، فنا، کائنات، توحید، اخلاص، عبادت، رضائے باری، جنت اور جہنم کی نہایت صوفیانہ تشریح ہے۔

آپؒ کا ایک شعر ہے: تیرا عشق ایک وسیع سمندر ہے اور مَیں ایک چھوٹی سی مچھلی کی مانند ہوں، مچھلی پانی سے نکل آئے تو وہ فوراً مر جاتی ہے۔

آپؒ نے اُس عبادت کی سخت مذمت کی ہے جو کسی منفعت پر مبنی ہو۔ آپؒ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں جنت کو ترجیح دینے کے خلاف ہیں۔ اہل سنت ہوتے ہوئے آپؒ نے اہل بیت کی بھی تعریف کی ہے۔ آپؒ ایک وسیع النظر صوفی شاعر ہیں۔

حضرت یونس امرےؒ کے مدفن کا یقینی علم نہیں ہے۔ متعدد مزاروں کے بارہ میں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ آپؒ وہاں مدفون ہیں۔ غالب امکان یہی ہے کہ آپ صارے قوئے میں دفن ہیں۔

حضرت یونس امرےؒ یقیناً ولی اللہ اور عاشق خدا، رسول و قرآن تھے۔ آپ کے سینکڑوں سال بعد اللہ تعالیٰ نے آپؒ کا کلام آج ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں نشر کرنے کا انتظام کردیا۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃالمسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں "اردو کلاس" میں بچیوں نے حضرت یونس امرے کا ترک زبان میں صوفیانہ کلام پیش کیا۔ یہ پروگرام جس کی تیاری واقف زندگی ترک احمدی بہن محترمہ امینہ چقماق ساہی صاحبہ نے کروائی تھی، پوری دنیا میں ایم ٹی اے کے ناظرین کی طرف سے بہت پسند کیا گیا اور اس کا اظہار بعدازاں حضور انور نے بھی ایم ٹی اے کے ایک پروگرام میں فرمایا۔

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۷؍جون ۲۰۰۰ء کی اشاعت میں شامل مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی ایک غزل سے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:-

ان کے گھر وصل کے مہتاب نہیں آتے ہیں
وہ جنہیں ہجر کے آداب نہیں آتے ہیں
تجھ کو جانا ہے دل و جان کا مالک جاناں
اس سے زیادہ ہمیں القاب نہیں آتے ہیں
آنکھ کی بستی وہ بستی ہے جہاں پر قدسی
بارشیں ہوتی ہیں، سیلاب نہیں آتے ہیں

Muslim MTA AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

25/06/2001 – 01/07/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours.
For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344
ALL TIMES ARE NOW GIVEN IN GMT

Monday 25th June 2001

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Class: Lesson No.135, First Part ®
Rec: 30.01.99
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.341 ®
02.15 MTA USA: Thunderbirds and F16
Documentary on American Aircrafts
03.10 Urdu Class: Lesson No.204 ®
Rec: 13.09.96
04.30 Learning Chinese: Lesson No.219 ®
Presented by Usman Chou Sahib
05.0 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat
Rec: 17.06.01
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Workshop No.4
Produced by MTA Pakistan
07.05 Dars Ul Quran: No.25 (1998) ® Rec: 28.01.98
08.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.341 ®
09.30 Urdu Class: Lesson No.204 ®
10.50 Indonesian Service: Friday Sermon
With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
12.55 Rencontre Avec Les Francophones:
Rec: 18.06.01
14.0 Bengali Service: Various Items
- Homeopathy Class: Lesson No.31.
Rec.09.08.94
16.20 Children's Corner: Class No.135 Final Part
Rec:30.01.99
16.55 German Service: Begegnung mit Huzoor
Rec: 28.08.96
18.05 Tilawat
18.10 Urdu Class: Lesson No.205
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.338
Rec: 30.10.97
20.20 Turkish Programme: Various Items
20.55 Rencontre Avec Les Francophones ®
21.55 Ruhani Khazaine: Quiz Programme
22.35 Homeopathy Class: Lesson No. 31 ®

Tuesday 26th June 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Class: Lesson No.135 Final Part ®
01.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.338 ®
02.30 MTA Sports: Cross country Cycle race
Organised by Jamaih Ahmadiyya Rabwah
03.00 Urdu Class: Lesson No.205 ®
04.00 Speech: by Abdus Salam Tahir Sahib
At J/S District Bhawalnagar
04.55 Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Class: Lesson No.135 Final Part ®
07.10 Pushto Programme: F/S Rec.07.04.00 .
With Pushto Translation
08.00 Ruhani Khazaine: Quiz Programme ®
Vol.3 of the book 'Izala Oham'
08.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.338 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.205 ®
11.00 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.4
Presented by Naveed Marty Sahib
12.55 Bengali Mulaqat: With Huzoor
Rec:19.06.01
13.50 Bengali Service: Various Items
14.55 Tarjamatul Quran Class: No.194
Rec.23.04.97
16.05 Children's Corner: Guldasta No.38
Produced by MTA Pakistan
16.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.4 ®
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class No.206
19.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.339
Rec: 05.11.97
MTA Norway: Krisendom No.1
Presenter: Noor Ahmad Truls Bolstad Sahib
20.45 Bengali Mulaqat: With Huzoor ®
21.45 Hamari Kainat: No. 96
Presented by Sayyed Tahir Ahmad Sahib
22.15 Tarjamatul Quran Class: Lesson No.194 ®
23.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.4 ®

Wednesday 27th June 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Guldasta No.38 ®
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.339 ®
02.05 Bengali Mulaqat: ®
03.10 Urdu Class: Lesson No.206 ®
04.25 Le Francais C'est Facile: Lesson No.4 ®
04.50 Tarjamatul Quran: Lesson No.194 ®
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Guldasta No.38 ®
07.00 Swahili Programme: Muzaakharah
Topic: The status of women in Islam – Pt2
08.00 Hamari Kainat: Prog. No.96 ®
08.25 Documentary: Khilafat Library Exhibition
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.339 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.206 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Urdu Asbaaq: Prog. No.52
By Maulana Choudhry Hadi Ali Sb.
13.15 Atfal Mulaqat: With Huzoor
Rec.08.12.99
14.00 Bengali Service: Various Items
15.05 Tarjamatul Quran Class No.195
Rec:29.04.97
16.05 Urdu Asbaaq: Lesson No.52 ®
16.40 Children's Corner: Hikayante Shereen
Presented by Shaukat Gohar Sahiba
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 Urdu Class: Lesson No.207
Rec.20.09.96
19.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.340
Rec: 06.11.97
20.15 Documentary: Khilafat Library Exhibition
20.40 MTA France: Aurore- L'Historie du prophete
Jonas (AS)
21.10 Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
21.55 Discussion: Introduction to the book Fazlul Khitab - Part 1
Host: Fuzail Ayaz Ahmad Sahib
22.25 Tarjamatul Quran: Lesson No.195 ®
23.25 Urdu Asbaq: Lesson No.52 ®

Thursday 28th June 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Hikayaate Shereen ®
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.340 ®
02.05 Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
02.55 Urdu Class: Lesson No.207 ®
03.50 Roshni Ka Safar: Journey into the Light
An interview with a new Ahmadi.
Host: Fuzail Ayaz Ahmad
04.15 Urdu Asbaaq: Prog. No.52 ®
04.55 Tarjamatul Quran: Lesson No.195 ®
06.05 Tilawat, News.
06.40 Children's Corner: Hikayaate Shereen ®
07.00 Sindhi Programme: Quiz Seerat Nabi (saw)
Presenter: Jamaluddin Shams Sahib
07.10 Sindhi Programme:The Importance of Namaz
07.25 Tabarukaat: By Hadhrat Mau. Abul Ata Sb.
Jalsa Salana Rabwah 1968
08.20 Discussion: An introduction to the book
'Fuzlul Khitab' ®
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.340 ®
10.00 Urdu Class: Lesson No.207 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Speech: By Abdur Rasheed Tabasum Sb.
At Jalsa Salana Wah Kant 1999
13.05 Q/A Session: With Huzoor
Organised by Majlis Ansarullah UK
14.05 Bengali Service: F/S Sermon by Hazoor
Rec.28.07.95
15.15 Homeopathy Class No.32
Rec:15.08.94
16.20 Children's Corner: Guldasta No.39 ®
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 Urdu Class: Lesson No.208
Rec.22.09.96
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.341
Rec: 11.11.97
20.35 MTA Lifestyle: Al Maidah
How to prepare 'Masale Bhare Tende'
20.50 Tabarukaat: J/S Rabwah 1968 ®
21.40 Quiz: History of Ahmadiyyat,
Part No.89.
22.25 Homeopathy Class: Lesson No.32 ®
23.35 Speech: By Abdur Rasheed Tabasum Sb ®

Friday 29th June 2001

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner: Guldasta No.39 ®
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.341 ®
02.15 Tabarukaat: J/S Rabwah 1968 ®
03.10 Urdu Class: Lesson No.208 ®
04.10 MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.25 Speech: By Abdur Rasheed Tabasum Sb ®
04.45 Homeopathy Class: Lesson No.32 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner: Guldasta No.39 ®
07.15 Quiz: History of Ahmadiyyat No.89 ®
07.50 Saraiky Programme: Friday Sermon
Rec:06.10.00
08.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.341 ®
09.45 Urdu Class: Lesson No.208 ®
10.50 Indonesian Service: Tilawat, Dars ul Hadith
11.20 Bengali Service: Various Items
11.50 Nazm & Darood Shareef
12.00 Friday Sermon: From London
13.00 Tilawat, Dars Malfoozat, News
13.54 Documentary: A Visit to a Filter Factory
by MTA Dayra GhaziKhan, Pakistan
14.25 Majlis e Irfan: With Huzoor
Rec.22.06.01
15.25 Friday Sermon: ®
16.25 Children's Corner: Class No.52, Part 1
Produced by MTA Canada
16.50 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars Hadith
18.25 Urdu Class: Lesson No.209
Rec.27.09.96
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.342
Rec.12.11.97
20.40 Documentary: A Visit to a Filter Factory ®
21.15 Friday Sermon: ®
22.20 Quiz Programme: On Quranic Prayers
Organised by Lajna Sheikh o Pora, Pakistan
22.55 Majlis Irfan: Rec.22.06.01 ®

Saturday 30th June 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Class No.52, Part 1
Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.05 Friday Sermon: Rec.29.06.01 ®
02.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.342 ®
03.15 Urdu Class: Lesson No.209 ®
04.20 Computer for Everyone: Part 105
Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
05.00 Majlis e Irfan: Rec.22.06.01 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50 Children's Class: No.52 Part 1 ®
Produced By MTA Canada
07.30 MTA Mauritius: Children's Class
08.25 Documentary: Wadi-e-Shandoor
Comentator: Saleem Uddin Sahib
Produced by MTA Pakistan
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.342 ®
09.45 Urdu Class: Lesson No.209 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.30 Computers for Everyone: Part No.105 ®
13.10 German Mulaqat: With Huzoor
Rec:20.06.01
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Quiz: Khutbat-e-Imam
16.00 Children's Class: With Huzoor
Rec.30.06.01
17.00 German Service: Various Items
18.00 Tilawat
18.20 Urdu Class: Lesson No.210
Rec.28.09.96
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.343
Rec:13.11.97
20.40 Arabic Programme: A few extracts
from Tafseer ul Kabeer – No.22
21.25 Children's Class: Rec.30.06.01 ®
22.25 Waqfeen-e-Nau Programme: No.1
Based on the Waqfeen e Nau Syllabus
23.00 German Mulaqat: Rec.20.06.01 ®

Sunday 1st July 2001

00.05 Tilawat, Dars, News
00.40 Children's Corner: Class with Huzoor
Lesson No.136, First Part
01.30 Dars ul Quran: (1998) By Huzoor
Session No.25
03.00 Hamari Kainat: Lesson No.97
Presented by Sayed Tahir Ahmad Sahib
03.30 Mulaqat: Young Lajna and Nasirat
Rec: 24.06.01
04.30 Documentary
05.30 Urdu Class: With Huzoor
Lesson No.211
05.35 Learning Chinese: Lesson No.220
Presented by Usman Chou Sahib
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Class 136, First Part ®
07.00 Dars ul Quran: (1998) By Huzoor ®
08.30 Documentary ®
09.00 Urdu Class: Lesson No.211 ®
10.05 Chinese Prog: Book Reading
Presented by Usman Chou Sahib
10.30 Indonesian Service: Various Items
11.30 Learning Chinese: Lesson No.220 ®
12.05 Tilawat, News
12.30 Bengali Service: Various Items
13.30 Mulaqat: Young Lajna and Nasirat ®
15.00 Friday Sermon: Rec.29.06.01 ®
16.00 Hamari Kainat: No. 97 ®
16.30 Children's Corner: Class No.136 ®
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, News
18.15 English Language Programme
19.00 Urdu Class: Lesson No.211 ®
20.30 Mulaqat: With Nasirat & Young Lajna ®
21.30 Dars ul Quran (1998): Lesson No.25
23.00 Hamari Kainat: No. 97 ®
23.30 Learning Chinese: Lesson No.220 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 Friday, June 22, 2001 Issue No. 25

جماعت احمدیہ بورکینا فاسو (مغربی افریقہ) کے

۱۲ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب وبابرکت انعقاد

گھانا، بینن اور آئیوری کوسٹ کے نمائندگان کی شمولیت

بورکینا فاسومیں جماعت احمدیہ کی طرف سے پہلے اسپتال کا سنگ بنیاد۔

ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں جلسہ کی بھرپور کوریج

(رپورٹ: شکیل احمد صدیقی۔مبلغ سلسلہ بورکینا فاسو)

بورکینا فاسو مغربی افریقہ کا فرنچ بولنے والا ملک ہے۔یہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۸۶ء میں گھانا سے آنے والے مبلغین کی کاوشوں سے

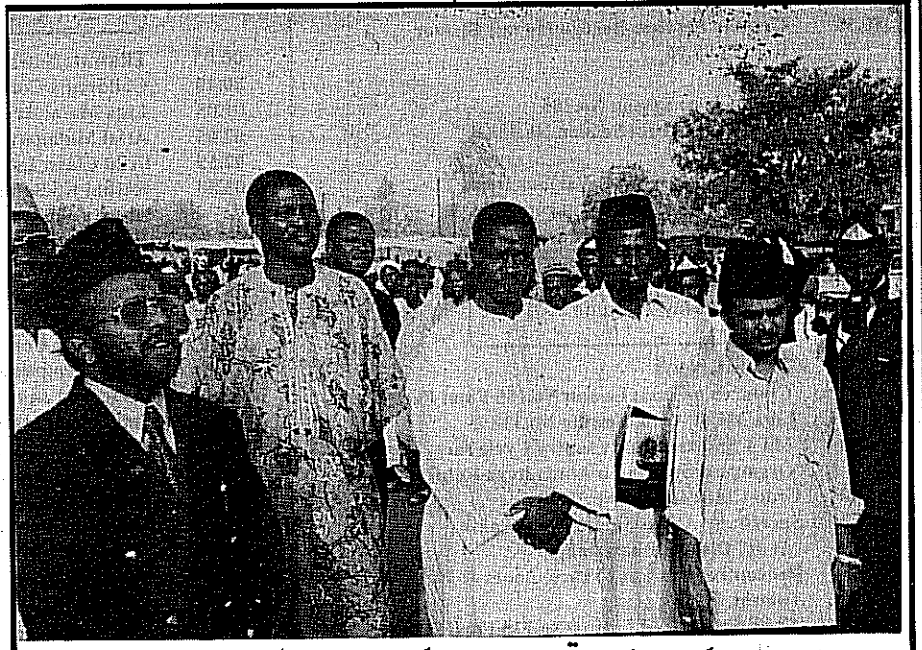

جلسہ سالانہ بورکینا فاسو کے موقع پر معزز مہمانان کرام جلسہ کے لئے تشریف لارہے ہیں

جماعت کا قیام ہوا۔ اوراس وقت سے آج تک جماعت خدا کے فضل سے ترقیات کی جانب گامزن ہے۔جماعتی روایات کو قائم رکھتے ہوئے ہر سال جلسہ سالانہ ہوتا رہا۔ امسال جماعت احمدیہ بورکینا فاسو کے قیام کے چودھویں سال میں بارھواں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۶، ۱۷اور ۱۸؍فروری ۲۰۰۱ءکامیابی وکامرانی کے ساتھ منعقد ہوا۔الحمدللہ

پچھلے سالوں کی نسبت یہ جلسہ بعض امتیازی خوبیوں کا حامل رہا۔ پہلی یہ کہ جماعت بورکینا فاسو کے جلسہ میں پہلی مرتبہ تین معزز غیر ملکی امراء جماعت نے شرکت کر کے جلسہ کی رونق میں اضافہ کیا یعنی مکرم عبدالرشید انور صاحب، امیر جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ، مکرم حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت بینن اور مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نائب امیر گھانا۔

دوسری خصوصیت یہ کہ اس بابرکت موقع پر جماعت احمدیہ بورکینا فاسو کے پہلے تعمیر کئے جانے والے ہسپتال کا سنگ بنیادرکھا گیا۔الحمدللہ

تیاری جلسہ سالانہ

امسال امیر صاحب بورکینا فاسو مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے افسر جلسہ سالانہ محترم رشید تراوے صاحب، صدر مجلس انصاراللہ برکینا فاسو کو مقرر فرمایا جنہوں نے تیاری کا کام چار ماہ قبل شروع کر دیا تھا۔ اگرچہ وہ بنک میں اعلیٰ عہدہ پر فائز اور کافی مصروف شخصیت ہیں مگر انہوں نے محنت، لگن اور خلوص کے ساتھ کام کیا۔جلسہ سے قبل میٹنگز کر کے انتظامات کی تیاری کی اور تمام شعبوں کو متحرک کیا۔جلسہ گاہ کی زمین کو ہموار کیااور مسلسل وقار عمل کر کے جلسہ گاہ تیار کیا۔جلسہ گاہ کو خوبصورت دیدہ زیب جھنڈیوں سے سجایا گیا۔جلسہ سے قبل مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب دیگر معززامراء کرام کے ہمراہ معائنہ کے لئے تشریف لائے تو بے اختیار کہنے لگے "میں تو آج ربوہ میں آ گیا ہوں۔وہی سارا نقشہ، وہی انتظامات اور سجاوٹ سب کچھ ربوہ کے جلسہ کی کاپی ہے"۔

پریس کانفرنس

جلسہ سے ایک روز قبل ۱۵؍فروری صبح ۹بجے مشن ہاؤس میں پریس کانفرنس کاانعقاد کیا گیا جس میں تین مختلف ریڈیوز کے نمائندے (جس میں دو نیشنل ریڈیو ہیں) نے شرکت کی۔اسی طرح ۱۳ مختلف روزنامہ اور ہفت روزہ اخبارات کے نمائندگان نے شرکت کی۔ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہنے والی اس پریس کانفرنس میں جماعت کا تعارف پیش کیا گیا اور اخباری نمائندوں کے سوالات کے جواب دئے گئے۔

اگلے روز پانچ اخبارات نے تصاویر کے ساتھ اس پریس کانفرنس کو شائع کیا۔اسی طرح تین ریڈیو چینلز نے اس پر تبصرے کئے اور خبریں دیں۔اسی طرح باقی اخبارات نے بھی بعد میں اس کو کوریج دی۔ پریس کانفرنس سے محترم عبدالرشید انور صاحب امیر آئیوری کوسٹ نے خطاب کیا۔ باقی معززامراء کرام بھی سٹیج پر تشریف فرما تھے۔

معائنہ انتظامات جلسہ

جلسہ سے ایک روز قبل مورخہ ۱۵؍فروری سہ پہر ساڑھے چار بجے محترم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر و مبلغ انچارج بورکینا فاسو کے ہمراہ معززامراء اوران کے ساتھ آنے والے مہمانان گرامی جلسہ گاہ پہنچے جہاں خدام نے افسر جلسہ سالانہ کی قیادت میں معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ امراء کرام نے جلسہ کے جملہ انتظامات کا جائزہ لیااور خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے کارکنان کے کام کو سراہا اور اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ "آپ نے تو یہاں ربوہ بنادیا ہے، ربوہ کے جلسہ کی یادیں تازہ ہو گئی ہیں"۔

جلسہ گاہ کی تیاری کے تمام انتظامات مکرم کابورے سلیمان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنے کارکنان کے ساتھ مل کر بڑی محنت سے مکمل کئے۔فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جلسہ گاہ پر ایک نظر

کچھ مقامات جلسہ سالانہ کے لئے خصوصی طور پر تیار کئے گئے تھے جس کی تفصیل یوں ہے:

☆......گیٹ: جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے ایک گیٹ خصوصی طور پر بنایا گیا جس پر جماعت اسلامک احمدیہ بورکینا فاسو اور "محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں" درج تھا۔

☆......دوکانیں: گیٹ میں داخل ہوتے ہی بائیں طرف دکانیں بنائی گئی تھیں جو خاص طور پر جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی ضروریات اور سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے قائم کی گئی تھیں۔ان میں پھلوں کی دوکانیں، کھانے پینے کی اشیاء، پاکستانی لباس کی دوکانیں شامل تھیں۔

اسی طرح ایک اہم بات یہ کہ امسال جلسہ سالانہ پر کتب سلسلہ کی ایک نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا جو تبلیغی اور تربیتی لحاظ سے بہت مفید رہی۔ اس میں جماعت احمدیہ کی جانب سے شائع ہونے والے تراجم قرآن کریم، فرنچ وعربی کتب اور دوسری معلوماتی کتب رکھی گئی تھیں۔شاملین

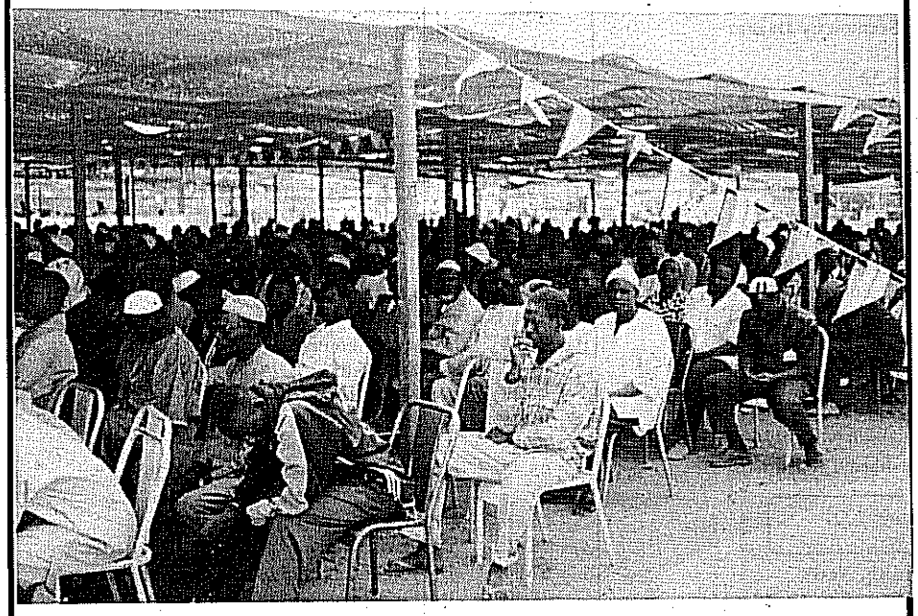

جلسہ سالانہ بورکینا فاسو کے موقع پر سامعین کاایک منظر

باقی صفحہ نمبر ۲ ا پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کرر کھ دے اوران کی خاک اڑادے۔